صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 2 اکتوبر 2009، بمطابق 12 شوال 1430ھ صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا O یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا O اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَهَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَ حَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا O لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ الۡمُشۡرِکٰتِ وَ یَتُوۡبَ اللّٰهُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا۔

(ترجمہ): مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔ تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

Mr. Acting Speaker: جزاک اللہ ‘Questions’ Hour’. Question No. 187, Waqar Ahmad Khan, MPA, please.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! نن هم کورم پورا نه دے ، تاسو اوګورئ۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرټری صاحب! تهٔ اوګوره چه څه پوزیشن دے ؟

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: گھنٹی بجائیں۔

آوازیں: دو ممبرز کی کمی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دو ممبرز کی کمی ہے؟ گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Acting Speaker: څه پوزیشن دے ؟ Now the quorum is completed, so we proceed. Mr. Waqar Ahmad, honorable MPA. Not present, the question is kept pending. Mohtarma Uzma Khan Sahiba, honorable MPA. Not present. Mohtarma Tabassum Shams Sahiba, honorable MPA, Question No. 218, please.

* 218 _ محترمہ تبسم شمس: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میڈیسن سٹور کھولنے کیلئے طریقہ کار اور قانون موجود ہے؛

(ب) میڈیسن سٹور کھولنے کیلئے طریقہ کار کی وضاحت کی جائے، نیز اس کیلئے تعلیمی قابلیت، رجسٹریشن اور فیس جمع کرانے کے بارے میں تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ شبقدر ضلع چارسدہ میں جعلی ادویات کی فروخت اور غیر قانونی میڈیسن سٹورز کی بہتات ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت غیر قانونی میڈیسن سٹورز کھولنے اور جعلی ادویات فروخت کرنے والے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) این ڈبلیو ایف پی ڈرگ رولز1982 جو کہ ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت بنائے گئے ہیں، اس میں چار قسم لائسنسز یعنی پرچون، ہول سیل، نارکاٹکس اور فارمیسی فارم 11,10,9 اور فارم 12 پر ایشو اور تجدید کئے جاتے ہیں۔ متعلقہ شخص کیلئے تعلیمی قابلیت برائے کیٹیگری اے، بی اور سی فارمیسی کونسلز کے پاس رجسٹریشن ضروری ہے اور درخواست دہندہ متعلقہ ای ڈی او ہیلتھ کے دفتر میں درخواست جمع کرتا ہے۔ ہر درخواست پر مذکورہ جگہ برائے دکان درج ہوتی ہے اور رولز کے مطابق انسپکشن کی جاتی ہے اور تمام کوائف پورے ہوں تو اس کو لائسنس ایشو کیا جاتا ہے۔ ان لائسنسوں کی فیسوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صوبائی ہیڈکوارٹر میں نئے لائسنس کی فیس -/1000 روپے اور تجدید کیلئے 750 روپے مقرر ہے۔

2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر میں -/750 روپے اور تجدید کیلئے -/500 روپے مقرر ہیں۔

3۔ اس کے علاوہ مضافات یا تحصیل میں -/500 روپے اور تجدید کیلئے -/300 روپے مقرر ہیں۔ یہ فیس صوبائی خزانہ میں جمع کی جاتی ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) حکومت ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت غیر قانونی میڈیکل سٹوروں اور جعلی ادویات کے خلاف اقدامات کر رہی ہے جو کہ پابندی کے ساتھ جاری ہے۔ ڈرگ انسپکٹر کو شبقدر میں جعلی ادویات اور غیر قانونی میڈیسن سٹورز کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ محکمہ صحت نے حال ہی میں متعلقہ ڈی سی او کی سربراہی میں بحوالہ نوٹیفیکیشن نمبر /SO (D)/H/2-43/2008 Spurious ، مورخہ 24-11-2008 ایک کمیٹی تشکیل دی ہے تاکہ اس قسم کے غیر قانونی کاروبار کی روک تھام ہو سکے۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please?

محترمہ تبسم شمس: سر، جو سوالات میں نے کئے، ان سے تقریباً میں مطمئن ہوں لیکن اس کا جو جز(ج) ہے، میں اس کے بارے میں تھوڑی سی Explanation چاہو نگی کیونکہ شبقدر ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ہر طرف سے اس کو آمدورفت ہوتی ہے اور یہ Confirm ہے کہ یہاں پر جو جعلی ادویات ہیں، ان کی بہتات بہت زیادہ ہے اور میرے خیال میں مشکل سے ہی کوئی صحیح دوائی ادھر ملتی ہے۔ میں ریکویسٹ کرونگی منسٹر صاحب سے کہ وہ اس کے بارے میں اپنے احکامات ایشو کریں۔ تھینک یو جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، شبقدر میں اس کیلئے ہماری ایک باڈی ہے، جس نے اس کے اوپر چیک رکھا ہے اور چھ نئے کیسز ہم نے Detect کئے ہیں اور چونکہ یہ Bailable offence ہے تو پانچ کی Bail ہو گئی ہے اور ایک کی Bail رہتی ہے تو ہم اس کے اوپر Strict measures لے رہے ہیں تاکہ اس کو ختم کیا جاسکے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب کے جواب سے آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ تبسم شمس: جی میں مطمئن ہوں۔

Mr. Acting Speaker: Okay, satisfied. Mr. Mohammad Ali Khan, honorable MPA. Not present. Mr. Pervez Ahmad Khan, honourable MPA. Not present. Mohtarma Noor Shaher , honourable MPA, to please ask her Question No. 233.

* 233 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے اضلاع سے تعلق رکھنے والے بہت سے افسران / اہلکار وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (FATA) کے محکمہ صحت میں تعینات ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں (FATA) سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو فاٹا میں تعینات نہیں کیا جاتا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو فاٹا میں تعینات افسران / اہلکاروں کے نام عہدہ، پتہ اور ڈومیسائل کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز فاٹا سے تعلق رکھنے والے افسران / اہلکاروں کو وہاں تعینات نہ کرنے کے بارے میں وجوہات بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) نہیں، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں میں تعینات اہلکار صوبہ سرحد کے مختلف کیڈروں سے ہوتے ہیں جن میں فاٹا ڈومیسائل کے لوگ بھی شامل ہیں۔ یہ اہلکار محکمہ صحت صوبہ سرحد کی طرف سے ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کئے جاتے ہیں۔

(ج) اگرچہ سوال کے جز (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے، بہر حال ڈائریکٹر صحت فاٹا کے زیر انتظام مختلف ایجنسیوں میں تعینات ڈاکٹروں کی لسٹ مکمل منسلک ہے۔ (لسٹ ندارد)

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please?

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سر، میں توSatisfied ہوں لیکن میں نے منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن کرنا ہے کہ فاٹاوالوں کو اپنے ڈومیسائل پر بغیر میرٹ کے داخلے ملتے ہیں، بغیر میرٹ کے ان کو ہر جگہ Facilitiesملتی ہیں تو ان کو چاہیئے کہ اپنے علاقوں میں جاکر وہ کام بھی کریں بجائے اس کے کہ ہمارے بندے وہاں پر جاکر کام کریں۔ اگر انہوں نے کئے ہیں تو اس پہ میں Satisfied ہوں لیکن میں کہتی ہوں کہ جتنے بھی رہتے ہیں، ان کو بھی اسی طرح واپس بھیج دیں اپنے فاٹا میں اور ہمارے بندوں کو یہاں بھیج دیں کیونکہ اس فاٹا کے ڈومیسائل پر انہوں نے تعلیم حاصل کی ہے، فاٹا کے ڈومیسائل پر وہ میڈیکل کالجوں میں گئے ہیں تو اگر وہ Facilities لیتے ہیں تو کام بھی ان کو ادھر ہی کرنا چاہیئے اور باقی میں Satisfiedہوں جواب سے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر ظاہر شاہ صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، چونکہ یہ ڈاکٹرز پبلک سروس کمیشن اپوائنٹ کرتا ہے اور ان کی کہیں بھی تعیناتی ہو سکتی ہے، چاہے وہ فیڈرل ایریا ہو یا Settled area ہو، تو جہاں بھی ڈاکٹرز کی جب فاٹا کے سیکرٹریٹ کو ضرورت پڑتی ہے تو وہ ڈاکٹرز ہم سے مانگتے ہیں اور جو ڈاکٹرز ہمارے پاس Available ہوتے ہیں، ہم ان کو وہاں بھیج دیتے ہیں، ان میں Settled area کے لوگ بھی ہوتے ہیں اور فاٹا کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: Now you are satisfied, the question replied. Next Question stands in my name so it is deferred for the next sitting. Next, Mohtarma Sanjeeda Yousuf Sahiba, honourable MPA, to please ask her Question No. 256.

* 256 _ بیگم سنجیدہ یوسف: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں پراجیکٹ ختم ہونے پر کثیر تعداد میں ملازمین کو فارغ کر دیا گیا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں نئی آسامیاں Create کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ان برطرف شدہ ملازمین کو نئی Create شدہ آسامیوں پر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں، نیز نئی Create شدہ آسامیوں کی تعداد اور نوعیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ایم۔ایس، ڈیرہ اسماعیل خان نے پراجیکٹ کے اختتام پر پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے مورخہ 17 دسمبر 2008 کے مطابق تمام متاثرہ پیرامیڈیکل سٹاف کو ڈی ایچ کیو ڈیرہ اسماعیل خان میں نئی منظور شدہ آسامیوں پر تعینات کر دیا ہے، تمام ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of Paramedics	Technology
1.	Mr. Amanullah s/o Sh: Sawar Khan	JCT(Anesthesia)
2.	Mr. Nasrullah s/o Muhammad Afzal	---D0---
3.	Mr. Ikramullah S/O Habibullah	---D0---
4.	Mr. Salah ud Din s/o Abdul Qayum	---D0---
5.	Mr. Muhammad Irfan s/o Ghulam Abbas	JCT (Radiology)
6.	Mr. Hidayatullah s/o Atta Muhammad	---D0---
7.	Mr. Saeed Ahmad s/o Ghulam Hussain	JCT (Pharmacy)
8.	Mr. Mukhtiar Hussain s/o Ghulam Hussain	---D0---
9.	Mr. Muhammad Mufaffar s/o Alam sher	JCT (Surgical)
10.	Muhammad Ashraf s/o Muhammad Aslam	---D0---
11.	Munammad Ishaaq s/o Muhammadd Hayat	---D0---
12.	Muhammad Ishaaq Shah s/o Shah Hussain	---D0---
13.	Mr. Yousaf Haroon s/o Muhammad Bakhsh	---D0---
14.	Mr. Fazal Rehman s/o Ghulam Hussain	---D0---
15.	Mr. Muhammad Rafiq s/o Abdul Aziz	---D0---
16.	Mr. Kifayat Hussain s/o Manzoor Hussain	---D0---
17.	Muhammad Irfan s/o Muhammad Zaman	---D0---
18.	Mr. Muneer Alam s/o Allah Nawaz	---D0---
19.	Mr. Shaukat Ali s/o Muhammad Abdullah	---D0---
20.	Malik Waqar Ahmad s/o Zahoor Ahmad	JCT(Cardiology)
21.	Muhammad Idrees s/o Muhammad Yunis	---D0---
22.	Mr. Ibrar Hussain s/o Ijaz Hussain	---D0---
23.	Mr. Muhammad Rafiq s/o Ghulam Farid	---D0---
24.	Mr. Haroon Rashid s/o Abdul Rashid	JCT (Dental)
25.	Muhammad Mehboob s/o Muhammad Aslam	---D0---
26.	Mr. Abdul Rahim s/o Falak Sher	---D0---
27.	Mr. Azhar Abbas s/o Sohna Khan	---D0---

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Any supplementary question, please.

محترمہ سنجیدہ یوسف: شکریہ، جناب سپیکر۔ بس جی میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں جو میں نے بھرتیوں کے متعلق پوچھا تھا لیکن ایک بات ہے کہ اتنی بھرتیاں دونوں ہاسپٹلز میں ہوئی ہیں یا کہ صرف ایک ہی ہاسپٹل میں ہوئی ہیں؟ تو میں مفتی محمود اور ڈسٹرکٹ ہاسپٹل ڈی آئی خان کے حوالے سے پتہ کرنا چاہونگی، ویسے تو انہوں نے جو جواب دیا ہے، وہ بالکل درست ہے، میں مطمئن ہوں اس سے لیکن ان دونوں ہاسپٹلز میں بھرتیاں ہوئی ہیں یا صرف ایک ہی ڈسٹرکٹ ہاسپٹل میں ہوئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، پلیز۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ان کا جو سوال تھا کہ جو کنٹریکٹ پر ملازمین لئے گئے تھے، یہ پراجیکٹ ختم ہونے پر ان کو فارغ کر دیا، تو وہ ملازمین جو کنٹریکٹ پر کسی پراجیکٹ میں تھے، ان کو پھر ایڈجسٹ کیا گیا ہے ہاسپٹل میں اور ایک ہی ہسپتال میں ایڈجسٹ کئے گئے ہیں، دو ہسپتالوں میں ایڈجسٹ نہیں کئے گئے۔

Mr. Acting Speaker: Satisfied. Next Question, Malik Mohammad Qasim Khan, the honourable MPA. Not present. Mr. Mohammad Zamin Khan, honourable MPA. Not present. Mr. Adnan Khan Wazir, honorable MPA. Not present. Syed Qalb-e-Hassan, MPA, to please ask his Question No. 451.

* 451 _ سید قلب حسن: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف۔38، کوہاٹ میں زنانہ میڈیکل آفیسرز (WMOs) کی آسامیاں خالی پڑی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) زنانہ میڈیکل آفیسرز (WMOs) کی کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں;

(ii) آیا حکومت ان خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے اقدامات کر رہی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) وومن اینڈ چلڈرن ہسپتال کوہاٹ (پی ایف۔38) میں کل آٹھ WMOs کی آسامیاں خالی پڑی ہیں جن میں دو لیڈی ڈاکٹرز رخصت اور دو لیڈی ڈاکٹرز ٹریننگ پر ہیں اور تین لیڈی ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں جبکہ ایک آسامی خالی ہے۔ اس کے علاوہ آر۔ ایچ۔ سی، استرزئی میں بھی ایک WMO کی آسامی خالی ہے، لہذا فی الحال دو آسامیاں خالی ہیں۔

(ii)ہاں، حکومت ان آسامیوں کو جلد پر کر دے گی۔

سید قلب حسن: سر، جواب کے جز (ب) کے سیکنڈ پارٹ کے بارے میں منسٹر صاحب صرف یہ وضاحت کر دیں کہ یہ آسامیاں کب Fill up ہونگی؟

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، پلیز۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ وومن میڈیکل آفیسرز کی ویسے بھی ہمارے پاس کافی کمی ہے لیکن ہماری یہ کوشش ہے کہ جلد از جلد By transfer اس کو پورا کر دیا جائے اور یہ کسی دوسری جگہ سے۔۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please.Are you satisfied?

سید قلب حسن: تھیک شو، سر۔ جی تھیک شو۔

Mr. Acting Speaker: Satisfied. Next, Mr. Saqib ullah Khan Chamkani, honorable MPA, to please ask his Question No. 476.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، د دے Answer نشته دے جی۔ هیلتھ ډیپارټمنټ Answer نه دے ورکړے خو آنریبل منسټر صاحب په دے باندے ما سره ډسکشن کړے دے جی او چه کوم دیکښے زمونږه Concerns دی، هغه هغوی Address کړی دی ټول، نو زهٔ دا Withdraw کومه جی او آنریبل منسټر صاحب که پرے خبره کوی نو مونږ ته څه اعتراض نشته۔ زهٔ ډیره شکریه ادا کومه جی، زما چه څومره Concerns وو، آنریبل منسټر صاحب باقاعدګئ سره اغستی دی او ما سره ئے منلی دی او هغه Address کړے ئے هم دی۔ ډیره مهربانی جی۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، شکریہ۔ آنریبل ممبر سے میری اس بات پہ ڈسکشن ہوئی ہے اور جو بھی ان کی Observations تھیں، میں نے ان کو Clarify کیا ہے۔ I think he is satisfied and it will be okay. Thank you.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

209 _ محترمہ عظمٰی خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے وزیر اعظم صاحب کے اعلان کے مطابق ہسپتالوں کے شعبہ ایمرجنسی میں تعینات تمام ڈاکٹروں کی تنخواہیں دگنی کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں؛

(ب) آیا مذکورہ اعلان کی رو سے تمام ڈاکٹروں کی تنخواہیں دگنی کر دی گئی ہیں؛

(ج) اگر (ب) کا جواب نفی میں ہے تو حکومت مذکورہ شعبہ میں تعینات ڈاکٹروں کی تنخواہیں دگنی کرنے کاارادہ رکھتی ہےاور کب تک، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔ صوبائی حکومت نے صوبے کے صرف لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کے شعبہ حادثات میں ڈاکٹروں کی تنخواہیں دگنی کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں کیونکہ مذکورہ عملے کو دن رات فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی ہاں،اس کیلئے محکمہ خزانہ میں جولائی 2008 سے تجویز زیر غور ہے۔

219 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سال 03-2002 تا 08-2007 محکمہ صحت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف کیٹیگریز میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں مروجہ طریقہ کار یعنی اخباری اشتہار کے ذریعے ٹیسٹ اور انٹریوز وغیرہ لے کر کی گئی تھیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 03-2002تا08-2007 محکمہ صحت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں بھرتی شدہ افراد کے نام وپتہ، کوائف اور بھرتی سے منسلک ریکارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ای ڈی یو(ہیلتھ) آفس ڈیرہ اسماعیل خان میں 03-2002تا08-2007 میں بھرتی شدہ افراد کی فہرست منسلک ہے۔(تفصیل ندارد)

224 _ جناب محمد علی خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 22 کی یونین کونسل، مٹہ مغل خیل کی آبادی بہت زیادہ ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مٹہ مغل خیل میں واقع بنیادی مرکز صحت (BHU) علاقے کے باشندوں کی علاج ومعالجہ کی ضروریات کیلئے ناکافی ہے اور لوگوں کو دور دراز کے ہسپتالوں کو جانا پڑتا ہے؛

(ج) اگر (الف)اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ بی ایچ یو کو رورل ہیلتھ سنٹر میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) اس حلقے کی آبادی تقریباً 15 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔اس کی ماہانہ او پی ڈی تقریباً 500 ہے اور اس سے 5 کلو میٹر کے فاصلے پر سول ہسپتال شبقدر واقع ہے جس کو کیٹگری سی کا درجہ دیا گیا ہے جس میں تعمیراتی کام جاری ہے اور انشاء اللہ جون 2009ء میں مکمل ہو جائے گا۔اس کے علاوہ یہاں سے 3 کلو میٹر کے فاصلے پر ایک جانب بی ایچ یو پنج پیر اور دوسری جانب بی ایچ یو کتوزی بھی واقع ہے۔

(ب) جی نہیں، مٹہ مغل خیل میں ایک کوالیفائیڈ میڈیکل آفیسر کی سہولت موجود ہے اور یہ بی ایچ یو لوگوں کو بنیادی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔اس کے علاوہ جلد ہی سول ہسپتال شبقدر میں 10 مختلف شعبوں کے ماہر ڈاکٹر حضرات کام کرنا شروع کر دیں گے۔

(ج) چونکہ مٹہ مغل خیل گاؤں شبقدر سے صرف 5 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اور ہسپتال کی تعمیر سے انشاء اللہ شبقدر کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات میسر ہونگی۔

225 _ جناب پرویز احمد خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ ڈی ایچ او نوشہرہ، مسمی ارشد خان نے محکمہ صحت میں 74 آسامیوں پر غیر قانونی بھرتیاں کی تھیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیوں کے بارے میں ضلعی ناظم کے عدالت سے حکم امتناعی (Stay order) حاصل کرنے کے باوجود بھرتیاں کی گئیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر صحت کی انکوائری رپورٹ میں مذکورہ بھرتیوں کو غیر قانونی قرار دیا گیا;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ڈپٹی ڈائریکٹر صحت کی انکوائری رپورٹ پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) یہ درست ہے کہ سابقہ ڈی ایچ او نوشہرہ، مسمی ارشد خان نے بھرتیاں کی تھیں۔

(ب) حکم امتناعی حاصل کرنے کیلئے عدالت سے رجوع کیا گیا تھا، تاہم کیس عدالت میں زیر غور ہے۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر صحت نے وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق انکوائری کی تھی تاہم چونکہ اس وقت کیس عدالت میں ہے، لہذا محکمہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔

(د) جیسا کہ پہلے ہی وضاحت کر دی گئی ہے کہ کیس عدالت میں زیر غور ہے اس لئے فیصلے کا انتظار ہے۔

257 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کرک میں امراض قلب سے متعلق ضروری تشخیص کے آلات اور الٹرا ساؤنڈ مشین موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں کارڈیالوجسٹ اور ریڈیالوجسٹ کی آسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی رہنے کی وجہ سے مذکورہ قیمتی آلات بیکار پڑے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں اینستھیزیا، سکن اور نفرالوجسٹ ڈاکٹروں کی آسامیاں بھی خالی پڑی ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ ہسپتال میں کارڈیالوجسٹ، ریڈیالوجسٹ، اینیستھیزیا سپیشلسٹ، سکن سپیشلسٹ اور انفرالوجسٹ کی آسامیاں پر کرے گی تاکہ علاقے کے غریب لوگوں کو ضلع سے باہر کے ہسپتال میں نہ جانا پڑے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) اس وقت پورے صوبے میں ان سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی کمی ہے، تاہم صوبائی پبلک سروس کمیشن سے کہا گیا ہے کہ ان پوسٹوں کیلئے ضروری امتحان وغیرہ کا عمل جلد مکمل کرے تاکہ ان پوسٹوں پر تعیناتی عمل میں لائی جا سکے۔

277 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہیپاٹائٹس بی اور سی ایک موذی اور خطرناک مرض ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اس خطرناک مرض کے علاج کیلئے ہر ضلع کو ہر سال انجیکشن فراہم کرتی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2002 سے لے کر تاحال ضلع دیر پائیں کو مذکورہ انجکشنز کتنی تعداد میں مہیا کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مارچ 2006 سے مرکزی حکومت نے ہیپٹائٹس سی کے علاج کیلئے انجکشنز فراہم کرنا شروع کئے۔ ضلع دیر پائیں کو اب تک 7344 انجکشنز فراہم کئے گئے ہیں۔

356 _ <u>جناب عدنان خان:</u> کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت وبائی امراض، ٹی بی اور ملیریا جیسے امراض کی روک تھام کیلئے اقدامات کرتا ہے؛

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اس سلسلے میں جو اقدامات اٹھائے ہیں، ہر سال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا پاگل جانوروں کے کاٹنے سے متعلق مریضوں کا علاج بھی کرتا ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جتنے پاگل جانوروں کے کاٹے جانے سے مریضوں کا علاج کیا ہے اس کی سالانہ تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) ٹی بی کنٹرول پروگرام:

1۔ صوبہ سرحد 'TB DOTS' میں حکمت عملی کے نفاذ کا آغاز 2002 میں شروع کیا گیا۔

2- 2005 میں 'TB DOTS' حکمت عملی کو پورے صوبے میں رائج کر دیا گیا۔

3- ٹی بی کنٹرول پروگرام نے 2002 سے دسمبر 2008 تک 15,2255 ٹی بی کے مریضوں کو رجسٹر کیا اور ان کا کامیابی سے علاج کیا۔

4- صوبہ سرحد میں ٹی بی کے مریضوں کو مفت تشخیص اور مفت علاج کی خدمات مہیا کی جا رہی ہیں۔

5- ٹی بی کنٹرول پروگرام صوبہ سرحد نے ٹی بی کے مریضوں کی تشخیص میں 70 فیصد شرح تشخیص اور علاج میں 90 فیصد شرح کامیابی کا ہدف حاصل کیا ہے جو عالمی ادارہ صحت کے تجویز کردہ اہداف کے مطابق ہے۔

6-صوبہ بھر میں 214 ٹی بی کے تشخیصی مراکز اور 800 مراکز علاج قائم کئے جا چکے ہیں۔

7- ضلعی ٹی بی کنٹرول پروگرام کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کیلئے صوبے کے تمام اضلاع میں گاڑیوں کی فراہمی کر دی گئی ہے۔

8- ٹی بی کے مریضوں کیلئے علاج تک رسائی کو بہتر بنانے کیلئے حکومتی اور نجی شعبے میں اشتراک ممکن بنایا گیا ہے۔

9- پشاور، نوشہرہ، چارسدہ، مردان اور لوئر دیر میں قائم خیمہ بستیوں میں ٹی بی کے علاج کیلئے سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

10- صوبے کے مختلف جیلوں میں TB DOTS کی سہولیات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

11- مزاحمتی ٹی بی (MDR-TB) ٹی بی کنٹرول پروگرام کیلئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں صوبائی محکمہ صحت نے ٹی بی لیبارٹری تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

12- ٹی بی سے متعلق شعور کو اجاگر کرنے کیلئے ہفتہ آگاہی اور بچاؤ و تدابیر پر سیمینارز کا انعقاد کیا گیا۔

13- عوام میں ٹی بی کے متعلق آگاہی اور شعور پیدا کرنے کیلئے ریڈیو، ٹی وی اور پرنٹ میڈیا پر آگاہی مہم تیزی سے جاری ہے۔

ملیریا: ملیریا کنٹرول پروگرام سے (2002-2007) کے دوران ملیریا کی بڑھتی ہوئی تشویشناک صورتحال کے پیش نظر WHO اور دوسری عالمی تنظیموں سے مل کر نئے طریقہ کار 'رول بیک ملیریا' کے نام سے کام کرنا شروع کیا ہے۔ چونکہ یہ عوامی صحت کا اہم مسئلہ ہے، حکومت صوبہ سرحد نے حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے (08-2007) تا (12-2010) (پانچ سال کیلئے) اپنے محدود وسائل سے RBM-PC1 منظور کیا ہے جو کہ مبلغ 329.954 ملین روپے کا ہے۔

اغراض و مقاصد: 1۔ تمام ہسپتالوں میں ملیریا کی بروقت تشخیص اور مفت علاج۔

2۔ تمام ہسپتالوں میں اینٹی ملیریا دوائیوں کی فراہمی۔

3۔ مچھر بچاؤ اقدامات جن میں دوائی لگی مچھر دانیوں کو بچوں میں اور حاملہ عورتوں میں مفت تقسیم کرنا۔

4۔ ملیریا اسٹاف کی تربیت۔

اب تک کی کارکردگی: 1۔ صوبہ سرحد کے تمام اضلاع کے ہسپتالوں میں مزید ملیریا تشخیص سنٹرز بنانا جو اس سال کام شروع کر دیں گے۔

2۔ صوبہ سرحد کے تمام اضلاع کے ہسپتالوں میں ملیریا کے علاج کیلئے دوائیاں وافر مقدار میں مہیا کر دی گئی ہیں جو کہ مریضوں کو مفت تقسیم کی جائیں گی۔

3۔ 08-2007 کے دوران تقریباً 10000 دوائی لگی مچھر دانیاں پانچ سال سے کم عمر بچوں اور حاملہ عورتوں میں مفت تقسیم کی گئیں۔

4۔ محدود مچھر مار اسپرے کے ساتھ انسکٹی سائیڈ سلائیڈز کی فراہمی۔

5۔ ایف او جی سپرے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) پاگل کتوں کے کاٹنے سے متعلق سہولیات صوبے کے تمام ہسپتالوں میں فراہم کی جاتی ہیں اور اس سلسلے میں EDO(H) اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحبان سے حاصل کردہ رپورٹس کے مطابق گزشتہ سالوں میں (2006 سے اب تک) تقریباً 31727 مریضوں کا معائنہ کیا گیا ہے جن میں سے 31285 مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ پاگل کتوں کے کاٹنے سے مرنے والے مریضوں کی کل سات تعداد رپورٹ کی گئی جس میں چار کا تعلق ضلع نوشہرہ سے تھا جبکہ تین کا تعلق ضلع کوہاٹ سے تھا۔ پاگل کتوں کے علاج کیلئے ویکسین این آئی ایچ میں تیار کی جاتی ہے ضلعی حکومتیں اپنے سالانہ فنڈ سے دوائی کیلئے مختص کی جانے والی رقم سے یہ دوائی براہ راست NIH اسلام آباد سے خرید کر اپنے اپنے اضلاع کے مراکز صحت میں تقسیم کرتی ہیں۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> Thank you very much. معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں، جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ہیں: جناب وقار احمد خان، ایم پی اے، 02-10-2009 کیلئے؛ احمد خان بہادر، ایم پی اے 02-10-2009 کیلئے؛ اسرار اللہ گنڈاپور، ایم پی اے 02-10-2009 کیلئے، Is it the desire of the House that leave may granted?

<u>Members:</u> 'Yes'

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> آواز نہیں آ رہی۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it, leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Acting Speaker: Now coming to Item No. 5, 'Question of Privilege'. Mr. Saqibullah Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 66.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، بس اب میں نے فلور دے دیا۔ مسٹر ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بنه جی، هغه ما ته فلور را کړو۔ مهربانی، ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ عید کے موقع پر مفتی منیب الرحمان، چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے صوبائی حکومت اور عوامی نیشنل پارٹی کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ایوان میں بحث کے بعد اس کو مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر صاحب، زمونږه په دے وطن کښے یو ډیر عجیبه غوندے سیاست شروع شوے دے، ډیر عجیبه غوندے یو Trend شروع شوے دے او هغه جناب سپیکر، دا دے چه مونږه بغیر څه ثبوت نه، بغیر سوچ نه په یو بل باندے الزامونه لګوؤ۔ یو ډیر آسان کار شروع شوے دے چه زهٔ به پاڅمه، زهٔ به وایم چه فلانے غدار دے، فلانی له اودس نه ورځی، فلانے چه دے غل دے، ثبوت نشته دے جی، بدقسمتئ سره زهٔ دا هم په دے فلور آف دی هاؤس ایډمشن کول غواړمه چه په دغه کښے مونږه خلق چه ځان ته سیاستدانان وایو، مونږه چه ځان ته د دے اسمبلئ ارکان وایو، مونږه ټولو نه زیات په دیکښے قصوروار یو۔ مونږه مخالفت برائے مخالفت د پاره یو داسے کلچر Develop کړے دے چه په هغے کښے نه ثبوت شته، نه سوچ شته دے، ډیره آسانه یوه خبره ده چه مونږه شروع کوؤ او په دے باندے خبره کوؤ۔ د دے په بل سړی باندے څه اثرات وی، د هغوی څومره دل آزاری کیږی، دا مونږه هډو سوچ نه کوؤ او اوس بدقسمتی داسے شوه چه په دیکښے نور خلق هم راشامل شو۔ زمونږه خو خواهش دا دے، زمونږه یو نیت دا دے چه په دے ایوان کښے مونږه بل مخالف پارټئ ته هم دا نه وایو، د هغوی هر یو صحیح خبرے ته صحیح اووایو او غلطے خبرے ته غلطه اووایو۔ د دے ټول عوامو، د ټول پاکستان دا زمونږه چه د اختر مسئله راغله

جی، هغه تاسو ټولو په جیو ټی وی باندے، په نور ټی وی ګانو باندے بار بار اوکتله جی، زهٔ بالکل په دے خفه نه یمه چه څوک وائی چه د صوبائی حکومت اعلان یا د مفتی منیب صاحب اعلان، دا ټهیک وو که غلط وو؟ رویت هلال کمیټی ده، د هغوی کار دے، زمونږه امامان دی، د هغوی خپل کار دے، د هغے جنګ نه، بالکل د ځان په هغے کښے Involvement نه غواړمه جی خو زهٔ ډیر سخت خفه یمه جی چه سوال دا وو چه پراونشل حکومت دا اعلان کړے دے چه اختر د اوشی، دا ټهیک دے که نه؟ جواب کښے به دا راتلل چه دوئ له خو اودس نه ورځی، جواب کښے به دا راتلل چه دا خو سیکولر پارټیانے دی، دا خو غداران دی او ټولو نه زیات څیز چه کوم ډیر زیات زهٔ خفه کړے یمه، چه کوم زما خیال دے چه خالی زما نه، د دے ټول ایوان، دے صوبائی حکومت، دے وفاقی حکومت کښے ناست څومره چه ممبران دی، دے نه مخکښے حکومتونو کښے ناست چه ممبران دی، د ملاکنډ، د قبائلی علاقو او دیکښے چه کوم کوم کسانو قربانئ ورکړی دی د دهشت ګردئ خلاف، په هغے باندے تاسو هم کتلے دی، میډیا هم ګواه ده، تاسو ټول هم، خبره په دے باندے کیده چه د صوبائی حکومت دا فیصله چه اختر د اوشی، ټهیک ده که غلطه ده او جواب کښے به څه راتلل؟ ملاکنډ آپریشن، خبرے به ملاکنډ آپریشن باندے کیدے، زهٔ تاسو نه دا تپوس کومه جی چه کله یو سړے د حکومت په Payroll باندے وی، چه حکومت ذمه واری ورکړے وی، هغه په کوم بنیاد باندے د فیډرل او د پراونشل ګورنمنټ پالیسی چیلنج کوی؟ دا زمونږ استحقاق نه دے؟ پکار ده چه سړے خپل کار کوی۔ د مفتی منیب صاحب بالکل دا کار ضرور دے چه هغه د اووائی چه بهئ دا رویت هلال ټهیک دے او که غلط دے خو دا کار، په دیکښے اپوزیشن ممبران ناست دی، چه ملاکنډ آپریشن کښے هلته چه خلق Displace شوی دی، په هغے ټولو باندے دوئ On board وو چه څه هم فیصله شوے ده، که هغه پرے Unanimous شوے ده، که په میجارټی شوے ده، خو ایوانونو کړے ده، په نیشنل اسمبلئ کښ شوے وه او پراونشل اسمبلئ کښ شوے وه۔ زما خیال نه دے چه اهلکار ته د دا حق وی چه هغه په ملاکنډ آپریشن باندے خبرے کوی۔ جناب سپیکر صاحب، دے سره زما هیڅ کار نشته دے چه د رویت هلال کمیټئ

Statement څه دے، غلط دے که ټهیک دے، دا د امامانو کار دے یا دا سائنټفک کار دے، زهٔ هغے ته نه ځم خو دا زما بالکل استحقاق مجروح شوے دے او د دے ایوان مجروح شوے دے، د وفاق ایوان مجروح شوے دے او د ټولو خلقو شوے دے چه هغے کښے هغه خبرے راغلے دی چه کومے نه ښائی۔ جناب سپیکر، تاسو ټیکسټ راواخلئ، ما ته ثوک وائی چه دا سیکولر دی، اوسه پورے د غدارئ ما باندے الزامونه دی، زهٔ وایمه چه مفتی صاحب او بل هر یو کس تاسو راولئ، تاسو راولئی چه تپوس ترے اوکړو چه ما باندے د غدارئ الزام ثبوت کړی۔ زهٔ خو دا وایمه چه محب وطن یم او ما ته تاسو، بیا وائی چه اودس هم ورله نه ورځی، ما ته به چل هم اوښائی جی۔ خبره داسے ده جی رویت هلال کمیټی پکار ده چه خپل کار اوکړی۔ اوس به سبا بل افسر راپاځی، بل د حکومت اهلکار به راپاځی او هغه به وائی چه نه دا خبره، پالیسی غلطه ده، دا ټهیک ده۔ زما خیال دے چه دیکښے خالی زما نه، ستاسو د ټولو استحقاق مجروح شوے دے او زهٔ دا وایمه چه دوئ نه تپوس د اوشی چه سبا د پاره زمونږ سیاست نه، زمونږ د کلچر نه دا د الزاماتو چه کوم دستور روان دے، چه دا مونږه ختم کړو۔ ډیره مهربانی جی۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Any reply from any quarter please?

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون و پارلیمانی امور):</u> بالکل جی، خنګه ثاقب خان اووئیل، ټی وی باندے، اخباراتو کښے مونږ ه هم دا خبرے اوریدلے دی او زمونږ هم دا خیال دے چه هغه ډیر د Solecism نه کار اغستے دے او دا مونږه ګڼړو چه د دے ایوان استحقاق مجروح شوے دے نو دا کمیټئ ته چه ریفر شی نو مونږه دا سپورټ کوؤ د دوئ دا استحقاق۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جی میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات):</u> سپیکر صاحب، چونکه دا د استحقاق په حواله خبره ده، دا یو ځانله نکته ده خو زهٔ صرف دومره وضاحت کول غواړم، دا خبره ډیره زیاته چلیدلے ده، مونږ د ټول علمائے کرام، د منیب الرحمن صاحب سمیت د ټولو د زړه نه قدر و احترام کوؤ۔ د هر چا خپله خپله ډیوټی ده۔ زمونږه یو خپل خواهش وو چه دا اختر او روژه د یو راشی، هم تر دے خواهشه پورے اوس هم

ولاړ یو۔ که هر چا دا سے یو د مسئلے حل را وښکو چه یو ورځے ته روژه شی، یو ورځے ته اختر شی، خدائے د اوکړی چه هغه منیب الرحمان صاحب تجویز پیش کړی او دا سے یو حل راوځی، زمونږ به قبول وی۔ مونږ په هیچ چا کښے هیڅ قسم سوا د دے نه چه نیت مو صفا دے ، په خلوص مو خبره کړے ده او دا د استحقاق تر حده خبره ده ، یقیناً چه دوئ پرے Technically به پوهیږی او تاسو ، زمونږ د طرف نه په دے خبره څه اعتراض نشته۔ پکار ده چه دا سے اوشی خو دا یو نکته دے سره تړلے وه چه د دے وضاحت اوشی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): ما هم جمع کړے دے چه دا کوم حالات تیر شوی دی، ما وئیل چه هغه هم دلته په ایوان کښے راشی، هغے باندے به تفصیلی خبرے اوشی خو چونکه دلته معزز ممبر صاحب بل شے اوچت کړے دے ، دا هغه شے نه دے چه اختر باندے ده، هغه صرف دا وئیلی دی چه هغه په مونږه باندے د غدارئ الزام لګولے دے لکه زمونږ په پارټئ باندے یا په مونږه باندے نو په هغے کښے خو بالکل د دوئ یو Right دے چه څوک د خپل استحقاق د پاره پاځی خو ما وئیل چه ورسره ورسره چونکه دا یوه دا سے مسئله جوړه شوے ده چه تقریباً په میډیا باندے او خاصکر په علماء کښے او پورا په صوبه کښے نو پکار دا ده چه په دے سیشن کښے ، مونږه ورکړے هم دے چه په دے باندے تحریک التواء راشی نو په هغے باندے به ټولے خبرے په تفصیل سره اوشی او دا خو د دوئ صرف خبره دا ده چه هغے نه هټ کر چه د هغه ذمه داری ده، نور ئے دا سے الفاظ استعمال کړی دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زهٔ د خپل مشر ورور اپوزیشن لیډر ډیره شکریه ادا کوم، ما خو چه څنګه دوئ اووئیل، زهٔ به بیا هم دغه کړم، ډیره مهربانی جی، زما موقف تاسو ډیر ښه طریقے سره پیش کړو جی۔ بالکل د اهلکار چه کوم ذمه واری ده، په هغے باندے زما ډسکشن نشته دے خو دا الزامات زهٔ وایم چه د دے دا کلچر ختم شی۔ دیکښے مونږ ټول ډیره زیات او زهٔ

خاصکر د ملاکنډ په خبره ډیر زیات خفه یمه نو زهٔ څکه تاسو ته او دے ټول ایوان ته خواست کوم چه په دیکښے زما مرسته اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that the motion may be referred to the Privileges Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the committee concerned. (Applauses)

نکتہ اعتراض

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان! څه چل دے بیا ؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ آئین کے آرٹیکل 127 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کونسا آرٹیکل؟

جناب عبدالاکبر خان: 127۔

جناب قائم مقام سپیکر: 127۔

Mr. Abdul Akbar Khan: "Subject to the Constitution, the provision of clause (2) to (8) of Article 53, and clauses (2) and (3) of Article 54, Article 55, Article 63 to 67, Article 69, Article 77, Article 87 and Article 88 shall apply to and in relation to a Provincial Assembly or a committee or members thereof or the Provincial Government," جناب سپیکر، یہ Validating Article ہے کہ یہ سارے آرٹیکلز اگر نیشنل اسمبلی پر Apply ہونگے تو پراونشل اسمبلی پر بھی Apply ہونگے۔ جناب سپیکر، اس میں میں آپ کی توجہ جو آرٹیکل 88 ہے، اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اس کا جوفرسٹ کلاز ہے کہ "The expenditure of the National Assembly and the Senate within authorized appropriations shall be controlled by the National Assembly or, as the case may be, the Senate acting on the advice of

جناب سپیکر، یہاں پر اگر آپ کی نیشنل اسمبلی ہے تو اس کو پراونشل its Finance Committee."
اسمبلی کے Meaning لیا جائے گا۔ "The Finance Committee"، اب جو اس کا دوسرا
Portion ہے، وہ بڑا Important ہے، "The Finance Committee shall consist of the Speaker or, as the case may be, the Chairman, the Minister of Finance and such other Members as may be elected thereto by the National Assembly or, as the case may be, the Senate or, the Provincial Assembly." جناب سپیکر، اس میں یہ ہے کہ جو فنانس کمیٹی ہے، اس میں سپیکر اور منسٹر فار فنانس تو دونوں Must ہونگے لیکن باقی Elected ہونگے اس ہاؤس سے اور یہ چونکہ رولز نہیں ہیں، Constitution-----

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: یہ بہت Important نکتہ عبدالاکبر صاحب نے اٹھالیا ہے، اس پر ذرا آپ توجہ دے دیں کیونکہ Constitutional provision اس میں Involve ہے، اس پر ذرا، مطلب ہے چیئر بہت سے کونسیچنز کر سکتی ہے اس پر۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ہاں جناب سپیکر، تو یہاں پر جب نیشنل اسمبلی یا سینٹ پایا جائے گا تو پراونشل اسمبلی کے معنی میں لیا جائے گا اور جناب سپیکر، آپ کے جو رولز ہیں، وہ Constitution کو Override نہیں کر سکتے۔ Constitution سپریم لاء ہے تو جو چیز Constitution میں آجاتی ہے------

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Let us read out the rule, the relevant rule on the subject, please.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یس تو جناب سپیکر، میں رول جس کے تحت------

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Rule 156.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ٹھیک ہے میں رول 156 کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، جناب سپیکر۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The relevant rule is 156.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> "156. There shall be ....

<u>Mr. Acting Speaker:</u> One minute

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، جہاں جہاں جب Constitution میں 'shall' کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو------

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: ایک منٹ، عبدالاکبر خان، ایک منٹ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: آپ کے رول میں بھی 'Shall' کا لفظ استعمال ہوا ہے، "There shall be a Finance Committee for the duration of the Assembly." اب اس کا جو دوسرا

“The Finance Committee shall consist of Speaker, Minister for، جز ہے
یعنی Finance and six other Members to be elected by the Assembly.”
جناب سپیکر، یہ بالکل Bar لگایا گیا ہے کہ جو فنانس کمیٹی ہے، کانسٹی ٹیوشن بھی کہتا ہے “To be
elected” اور کانسٹی ٹیوشن کو سپورٹ کرنے کیلئے یہ جو رولز ہیں، According to the
Constitution، آرٹیکل 88 ہے، تو اسی لئے رول 156 میں بھی یہ ‘To be elected’ کا لفظ
استعمال کیا گیا ہے۔ اب جناب سپیکر، چونکہ فنانس کمیٹیز جو پہلے تھیں، ہم اس پر بات نہیں کرتے، وہ تو جو
کچھ ہوا لیکن جناب سپیکر، یہ نیشنل اسمبلی کی بھی، سینیٹ کی بھی اور پراونشل اسمبلی کی سب سے
Important کمیٹی ہوتی ہے جو سارے Expenditures یا Appropriations کو کنٹرول کرتی ہے
اور جب کانسٹی ٹیوشن کہتا ہے کہ آپ الیکشن کریں گے، جب رول کہتا ہے کہ آپ الیکشن کرینگے تو اس کے
علاوہ اگر آپ دوسرا کوئی Mechanism اختیار کریں گے تو Naturally وہ دونوں کے خلاف ہو گا۔
اسلئے میری درخواست ہے جناب سپیکر، کہ اگر آپ اس پوائنٹ آف آرڈر کو Seriously لے لیں اور میں
تو یہ درخواست کرتا ہوں کہ ٹی بریک میں جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، وہ بیٹھ کر یہاں پر بجائے اس کے کہ
ایک ایک پر الیکشن ہو، آپ کو دے دینگے اور ہاؤس سے پھر آپ ووٹ لیکر اس کو فائنل کر لیں۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: یہ ہماری جو کمیٹی Constitute ہوئی ہے تو کیا یہ پروسیجر اس میں Adopt کیا گیا
ہے یا نہیں، کیا پوزیشن ہے ہماری؟ کیونکہ یہ تو سپیکر صاحب نے، Mr. Abdul Akbar Khan! I would like to draw your kind attention to rule 193. Please read out the same before the House.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: Sir, 193 is not for this. جو Provision ہے، I have gone through 193، وہ جناب سپیکر، 88 کو Override نہیں کر سکتا۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Please, you are right but I would like to read the provision of that rule. If you or I……….

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، یہ تو وہ ہے کہ If you go to 193 تو 193 کا جو سیکنڈ پارٹ ہے، وہ
تو بالکل Violate ہو رہا ہے کیونکہ جناب سپیکر، 193 کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں لیکن
پہلے-----

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Please go through; please go through the provisions of the rule 193. What is this?

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: او۔کے، سر، وہ بھی کرتا ہوں اچھا، وہ یہ ہے کہ "The Assembly may by a verbal resolution moved by any Member, empower the Speaker to constitute Committees, without holding elections keeping in view the educational qualifications and experience of the Members, as he may deem fit" لیکن اس کا جو دوسرا حصہ ہے، وہ بڑا Important ہے، "The Speaker may, if so empowered by a Committee" لیکن جناب سپیکر، یہاں پر جب نوٹیفیکیشن کرتے ہیں تو چیئرمین اور ممبرز کا اکٹھا نوٹیفیکیشن کرتے ہیں۔ یہاں پر تو یہ کہتا ہے کہ یا تو کمیٹی اپنے میں سے ممبرز منتخب کرے گی اور یا کمیٹی سپیکر کو Empower کرے گی کہ آپ کسی کو چیئرمین منتخب کریں اگر کمیٹی نہیں کر سکتی لیکن جناب سپیکر، یہاں پر جب آپ کا نوٹیفیکیشن نکلتا ہے، وہ تو چیئرمین اور ممبرز کا اکٹھا نکلتا ہے تو کمیٹی کی ابھی تک تو میٹنگ ہی نہیں ہوئی، اس نے سپیکر کو Empower ہی نہیں کیا، جب Empower ہی نہیں کیا تو چیئرمین پہلے سے کیسے نامزد کیا جا سکتا ہے؟ لیکن وہ میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔ پہلے جناب سپیکر، آپ نے دیکھا، وہ میرا دوسرا پوائنٹ آف آرڈر تھا، میں کہہ رہا تھا کہ جو آرٹیکل 88 کی جو Violation ہو رہی ہے، میں اس کو پہلے لے لوں اور پھر جو رولز آپ کے Violate ہو رہے ہیں، اس کو دوسرے نمبر پر لے لوں۔ پہلے جناب سپیکر، اگر آپ دونوں کو اکٹھا لیتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ جو رول 193 کا (2) ہے، وہ بالکل Violate ہوا ہے کیونکہ کسی کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں، دیکھیں ناجی یہ تو کمیٹی پر عدم اعتماد کا اظہار ہے کہ وہ اپنا چیئرمین منتخب نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: عبدالاکبر خان! آپ کا مطلب یہ ہے کہ جو کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل 88 میں Provision ہے، That is mandatory provision اور۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: اس کو تو وہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: اور یہ جو ہمارا رول ہے 193، ۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ ہمارے رول کو تو Violate نہیں کر سکتے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Barrister Sahib! please help me. Let us go through the sub-clause (2) of Article 88. "The Finance Committee shall consist of the Speaker or, as the case may be, the Chairman, the Minister of Finance and such other members as may be elected thereto by the National Assembly or, as the case may be, the Senate."

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): بالکل جی یہ توالیکشن پر،Clear cut الیکشن ہوگا سر،اس میں۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی۔
وزیر قانون: الیکشن پہ Emphasis ہے سر، یہ جو رول ہے وہ توYou are aware کہ رولز کی تو Subservientپوزیشن ہے۔ جوEnabling provisionہے،وہ تو یہاں پر الیکشن کی بات کرتی ہے کہ الیکشن کے ذریعے سے ممبران آئیں گے۔
جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان! اگر آپ ٹائم نکال کر میرے ساتھ چیمبر میں اس کو ذرا ڈسکس کر لیں اور پھرNext dayاس پر بحث کرلیں تو یہ دونوں آپ کے پوائنٹس آف آرڈر جو ہیں،ان کو ہم Mix کرتے ہیں۔ آپ کا نکتہ بہت Important ہے، بہت صحیح ہے اور اس کو کوئی بھی غلط نہیں کہہ سکتا۔ 'Shall' کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اس میں Constitutional mandatory provision ہے، الیکشن ضروری ہے۔یہاں پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس میں Election processنہیں ہوا ہے اور انہوں نے193رول کا سہارا لیا ہے Which is not applicable and the rules can not supersede the Constitution. Even the law can not supersede the Constitution, because the principal law is Constitution of this country,تو یہ بہت Important ہے۔ جس طرح آپ کا دوسرا نکتہ جو 193 میں ہے، وہ بھی میں آپ کا سمجھ گیا ہوں، وہ ٹھیک ہے کہ You people empower the Speaker to constitute the committeeلیکن یہ پاور آپ لوگوں نے نہیں دیا ہے کہ وہ چیئرمین بھی بنائیں اور وہ چیئرمین نہیں بنا سکتے۔ یہ دونوں نکتے آپ کے ٹھیک ہیں۔ (تالیاں) آپ کی یہ بات بالکل درست ہے، یہ آپ کی Legalہے، Constitutionalہے۔ لیکن اگر آپ میرے ساتھ چیمبر میں اس پر بات کریں تو پھر اس پر ڈیٹیل میں بات کرلیں گے اور یہ جو Illegalityہوئی ہے یا ہو رہی ہے تو اس کو ہم انشاء اللہ جلد ہی۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میرا مطلب یہ ہے سر، کہ آپ رولنگ دیں کہ میرا پوائنٹ آف آرڈر صحیح ہے لیکن اس کی ڈیٹیل کیلئے پھر ڈسکشن ہوگی۔
جناب قائم مقام سپیکر: تو Further discussion اس میں۔۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔
Mr. Acting Speaker: Thank you very much, thank you very much.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ نے تو رولنگ دے دی ہے تو ہم بعد میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، میں نے رولنگ نہیں دی۔ میں نے یہ کہا ہے کہ آپ میرے ساتھ مشورہ کر کے پھر کریں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، آپ نے کہا کہ آپ نے جو بات کی ہے، وہ ٹھیک ہے، Constitution کے مطابق ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے ڈسکشن کیلئے کہہ دیا ہے، میں نے رولنگ نہیں دی۔ میں نے کہا کہ نکتہ یہی ہے، یہ ٹھیک ہے لیکن رولنگ نہیں دی ہے۔ رولنگ اس کو کہتے ہیں کہ میں Decision کر لوں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ ملیں چیمبر میں، We will discuss ہم اس کو مزید ڈسکس کرینگے کہ کیا ہو سکتا ہے؟ ہم دیکھیں گے، Precedence کیا ہے؟ دیکھیں گے وہ بات، تو مطلب ہے کہ Constitution تو میں نہیں کہتا کہ غلط ہے، Constitution کو کون غلط کہہ سکتا ہے؟ لیکن میں نے کہا کہ We will take decision after detailed consultation, deliberations ہم کرینگے کہ کیا پوزیشن ہے، کیا ہے؟ کیونکہ یہاں سے جس فیصلہ کی جو ضرورت ہے، وہ تو ہے۔

تحاریک التواء

Mr. Acting Speaker: Now coming to Item No. 6, 'Adjournment Motions'. Mr. Abdul Akbar Khan, honourable MPA, to please move his adjournment motion No. 70. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ صوبہ بھر میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ اور مہنگائی سے پیدا ہوئی ہے۔ چونکہ ان مسائل نے عوام کا جینا حرام کیا ہے، اس لئے اس پر بحث کی ضرورت ہے تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔

جناب سپیکر، میرے خیال میں اس اسمبلی میں اگر ہر ممبر نہیں تو میرے خیال میں 90% جو ممبران ہیں، انہوں نے اس بجلی کی لوڈ شیڈنگ پر اپنے اپنے وقت میں اظہار خیال کیا ہے اور جناب سپیکر، سٹی تک تو بالکل دو تین گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے لیکن دیہاتوں میں تو جناب سپیکر، بارہ بارہ گھنٹے اور سولہ سولہ گھنٹے اور اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے اور اس سخت گرمی جو گزر گئی، میں تو تقریباً لوگوں کا جینا حرام کر دیا گیا تھا، کوئی بھی رات کو نہیں سو سکتا تھا، بچے چیخ رہے ہوتے تھے۔ جناب سپیکر، ہم نہیں سمجھتے کہ اگر پاکستان میں بجلی کی کمی ہے اور ہمارے حصے میں جو لوڈ شیڈنگ آتی ہے، پہلے تو ہم کہتے ہیں

کہ جب گندم پنجاب میں پیدا ہوتی ہے تو وہ تو اپنے حصہ کی Requirement پہلے سے سٹور کر دیتے ہیں اور اس کے بعد جو ان کے پاس بچ جاتا ہے تو پھر وہ دوسرے صوبوں کو دے دیتے ہیں۔ یہاں پر بجلی ہم پیدا کر رہے ہیں اور ہمیں بھی لوڈ شیڈ نگ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لیکن اگر وہ بھی ہم مان لیں تو جناب سپیکر، پھر جو حصہ ہمارا بنتا ہے، جو جائز حصہ ہمارا بنتا ہے، اس کے مطابق ہم پر لوڈ شیڈ نگ کی جائے۔ ہم جناب سپیکر، ایک لوڈ شیڈ نگ تو نارمل لوڈ شیڈ نگ ہو رہی ہے، ایک جناب سپیکر، گرڈ سٹیشن والے اپنی مرضی کی لوڈ شیڈ نگ کر رہے ہیں اور جناب سپیکر، اس کو چھوڑیں، پھر جب بات کرتے ہیں تو پھر کوئی ایک کمیٹی بنا لیتے ہیں کہ آر سی سی، اسلام آباد میں ایک کمیٹی ہے اور وہ آر سی سی اسلام آباد سے میرے حلقے کے ایک دیہات کا فیصلہ کرتی ہے کہ اس پر اتنے گھنٹے بجلی بند کرو۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے ساتھ کیا مذاق ہو رہا ہے؟ ہم نے کئی قرار دادیں یہاں پر Unanimously پاس کی ہیں، اب یہاں پر ہم نے کئی تحاریک التواء اس اسمبلی میں لائی ہیں بجلی کی لوڈ شیڈ نگ کے خلاف لیکن جب دن گزرتا ہے تو لوڈ شیڈ نگ میں اضافہ ہو رہا ہے اور لوگوں کا جینا حرام ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، اگر ہم نارمل سی قرار داد یہاں سے پاس کر کے ادھر بھیج دیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کوئی اس طرح میکینزم ہونا چاہیئے تاکہ ہماری قرار داد کا کوئی Affective اثر ہو، تاکہ ہماری اس اسمبلی کا وقار ہو اور ہماری اسمبلی کی جو بات ہے، Unanimously بات ہے، اس کا کوئی نوٹس لے، اس پر کوئی ہم سے بات کرے، اس کا کوئی نتیجہ نکلے۔ اگر ہم روٹین کی قرار دادیں پاس کرینگے تو جناب سپیکر، جو ہزاروں قرار دادیں اس اسمبلی نے پاس کیں، یہ قرار داد بھی ان ہزاروں میں شامل ہو جائے گی اور وہاں پر وہ میرے خیال میں ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی۔ تو میں تو یہ درخواست کرتا ہوں، بشیر خان بھی بیٹھے ہیں، رحیم داد خان بھی بیٹھے ہیں، درانی صاحب بھی، کہ ایک ایسی میکینزم سے قرار داد پاس کریں تاکہ وہ وہاں پر ہم سے پوری بات کریں اور ہماری بات کو سنیں اور ہماری بات کا حل نکالیں۔ یہ نہیں کہ ہم صرف قرار دادیں پاس کرتے جائیں اور وہ عمل نہ کریں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر، د بجلئ دا مسئله په حقیقیت کښې ډیره سنګینه شوې هم ده، ډیره تکلیف ده هم ده او د دې صوبې د خلقو سره یقیناً دومره یوغټ زیاتې دې چه نور د دې صوبې خلق او زما خیال دې چه دلته دا ایوان چه دې، دا د دې صوبې یو ذمه دار فورم دې او د بجلئ د لوډ

شیډنگ د وجے نه هر یو معزز ایم پی اے خپلے حلقے ته نه شی تلے چه هغه په خپل کور، په خپله حجره کښے کښینی او د کلی او د حلقے خلق راشی نو هغه دا جواب نه شی کولے چه مونږ ولے دومره ناکامه یو په دے کښے؟ او دا تکلیف چه کوم د شپے او د ورځے دے او بیا په داسے یو صوبه باندے چه دلته هسے هم مونږ په War کښے یو او ضرورت د رڼړا دے۔ که چرته مونږ نن دلته دے ایوان په خپلو کښے عهد اوکړو او یقیناً چه د دے ډیر اهمیت دے او مونږ په هغے نظر ورته اوګورو نو د دے حل هم کیدے شی۔ حل ئے شته هم جی او که تاسو اوګورئ جی مونږ خو په دے باندے حیران یو چه په روژه کښے بجلی وه، که چرته دا سوال د هغوی نه اوشی چه په روژه کښے په کلی کښے هم وه او په ښاریو کښے هم وه نو په دے وخت کښے دا بجلی د کوم ځائے نه راپیدا شوه؟ دا یو داسے سوال دے چه دوئ به ئے جواب زما خیال دے نه شی کولے۔ قصداً دا لوډ شیډنگ چه دے، دا د دوئ منیجمنټ فیل دے۔ چرته چه Losses دی۔ هغه دوئ نه شی کنټرول کولے او د هغے په وجه باندے بیا دوئ لاړ شی هلته لوډ شیډنگ اوکړی او خلق په عذاب کښے مبتلا کوی۔ اوس یو سړے د بجلئ بل نه ورکوی او یو سړے دے چه هغه د بجلئ بل هم ورکوی او عذاب او تکلیف په دواړو باندے یو شان دے۔ که چرته، څنګه چه مونږ د رویت هلال کمیټئ مسئله د فیډرل ګورنمنټ سره په سخته اونیوله او یو ښه موقف مو اختیار کړو چه د صوبائی ګورنمنټ رائے وه، ستاسو د دے صوبائی ګورنمنټ موقف وو چه زمونږ دا یوه خبره ده چه اختر په یو ځائے باندے اوشی، یو کوشش اوشی نو که دومره په میډیا او زمونږ حکومت په دے بجلئ باندے اودریږی نو زما خیال دے چه دا مسئله حل کیدے شی (تالیاں) نو زۀ په دے انداز باندے خبره کوم چه زما په وخت کښے به هم دا تکلیف راتلو او عبدالاکبر خان، بشیر خان، دا ټول د دے ګواه دی، نو ما بیا دلته دا چیف راوغښتو او دا ټول ممبران او سپیکر صاحب ته مے اووئیل چه تۀ هر سیشن کښے دا چیف واپډا دلته ممبرانو ته راغواړه او دوئ به ورسره میټنګ هم کوی، د دوئ ضروریات به هم پورا کوی او په حلقو کښے دے ممبرانو پیسے ورکړی دی خپلے او یو کال نه اونیسه بل کال پورے هغه ستنے، هغه تارونه، هغه ټرانسفارمرے هم نه ورکوی چه مونږ ورته Full cost، هغه خپلے

پیسے داخلے کړو۔ نو بیا هغوی ته ما اووئیل چه زۀ دومره حد پورے اوس کولے شم چه چرته دا ستا گرډ سټیشن دے ، چرته دا ستا د بجلئ لائن دے ، که تا خپله رویه درست نه کړه، زما پولیس به ستاسو د واپډا سره تعاون نه کوی او که څوک پرے ورځی نو پکار ده چه ور شی چه ستا گرډ سټیشن اوسوزوی۔ د هغے نه بعد بیا دوئ لارے ته راغلل او یو طریقه کار ئے مونږ سره جوړ کړو، نو زمونږ د صوبائی گورنمنټ سره خو یو دا هم شته که چرته صوبائی گورنمنټ دلته د واپډا سره تعاون نه کوی، په دے انداز ئے رااوغواړی چه یره خلقو ته تکلیف دے ، د دے کلی خلق به راځی، هغوی به ستا گرډ سټیشن ته راځی، هغوی به ستا د ایس ای دفتر ته راځی، هغوی به ستا د ایکسین دفتر ته راځی، که تۀ په راه راست باندے نه راځے نو مونږ به انتظامیے ته هدایات جاری کړو چه د دوئ سره مرسته مه کوئ او که چرته صوبائی گورنمنټ دا نوټس دوئ ته ورکړو نو زما خیال دے چه دوئ به راځی، چیف صاحب او د واپډے مشران به زمونږ د صوبائی حکومت په کورونو کښې کښینی چه مونږ سره تعاون اوکړئ۔ واپډا چرته هم د صوبائی گورنمنټ د تعاون نه بغیر نه شی چلیدے خو پکار ده چه مونږ د دے حمایت کوؤ چه عبدالاکبر خان کومه مسئله اوچته کړے ده چه گورنمنټ او اپوزیشن، بل طریقه کار دا هم کیدے شی چه فیډرل گورنمنټ سره، د هغے منسټر سره، مونږ به تقریباً په دوه درے میاشتو کښے فیډرل منسټر او چیئرمین واپډا یو ځل دے صوبے ته راغوښتل او دا ټول ډسکشن، زما خیال دے چه ما ته په دے دوه کاله کښے دا نه دی معلوم شوی چه وفاقی وزیر بجلی راغلے وی او د صوبائی گورنمنټ د مشرانو سره ئے میټنگ کړے وی، ما ته دا نه ده معلومه چه چیئرمین واپډا راغلے وی او دلته زمونږ صوبائی گورنمنټ سره ئے په دے موضوع باندے خبرے شوی وی، نو که نن مونږ یو داسے پیغام ورکړو، خصوصاً مونږ به میډیا ته خواست کوؤ چه دلته د واپډا منسټر راشی او واپډا منسټر او دلته دا پارلیمانی لیډرز او گورنمنټ د ورسره کښینی او هغه د چیئرمین واپډا هم د ځان سره راولی، دلته یو Sitting غونډے د اوشی او که د هغے باوجود هم په دیکښے تکلیف وی نو ما بله لار خو بیا گورنمنټ ته اوښودله، چه مونږ په هغے باندے هم دا کنټرول کولے شو۔ ستاسو شکریه ادا کوم۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، مجھے ایک منٹ دیں، میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر صاحب کو فلور دیتا ہوں پھر آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، میں اس پر تھوڑی تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں اس پر زیادہ ڈیٹیل سے بات کرونگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ عبدالاکبر خان نے جس مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے تو یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ نہ صرف یہ کہ کسی ایک ضلع یا ایک ڈویژن سے تعلق رکھتا ہے بلکہ یہ پورے صوبے سے متعلق ہے تو ہم اس پر ڈیٹیل سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں جناب، آپ مہربانی کرکے اس پر بحث کیلئے آج ہی ٹائم مختص کریں تاکہ پورے ہاؤس کو اس پر بحث میں لایا جائے اور ہم سارے اس پر اپنی تجاویز بھی دے سکیں اور بات بھی کر سکیں۔ یہ بات اب اتنی سادھی نہیں رہی ہے جتنی آج بیان کی گئی ہے۔ ہم اس پر یہ بھی بات آج کرنا چاہیں گے کہ آج جن پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ جو کنٹریکٹس سائن کئے جارہے ہیں، ہم یہ بھی بات کریں گے کہ جو ایک سال سے منسٹر صاحب نے اور پوری حکومت نے کئی دفعہ ایشورنس کروائی ہے، وہ ایشورنس کہاں گئی؟ اور ہم یہ بھی بات یہاں بتائیں گے کہ آج جن مشکل مسائل میں ہم سارے پھنسے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے اور اس کے ذمہ دار لوگ کون ہیں؟ تو یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر، آپ نے کئی دفعہ خود بھی اس معاملے کو اٹھایا ہے، جب یہاں بیٹھے تھے۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ بحث کیلئے آج اسے قبول کریں تاکہ ہم اس پر ڈسکشن کر سکیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: مسٹر ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مهربانی، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زۀ به د دے ایوان او د خپلو ملګرو توجه اخیرنی میټنګ ته ګرځوم چه کوم زمونږ د چیف ایګزیکټیو واپډا سره شوے وو په دے اسمبلی کښې جی۔ که چرته تاسو ته یاد وی نو هم دغه شان یو ډسکشن شوے وو، په هغے کښے زمونږ ټولو ملګرو چه کومے ګلے نن اوکړے، هغه مونږه مخکښے هم کړے وے جی، هغه دے چیف ایګزیکټیو صاحب واپډا سره دلته ډسکس شوی جی۔ هغه نورے خبرے خو وے وے جی،

هغے کښے بیا زمونږ د اسمبلئ طرف نه یو ډائریکشن سپیکر صاحب هغه وخت سره ورکړو چه تاسو وایئ چه هر څه اسلام آباد نه کیږی او زمونږ ورکښے ډیره کمه اتهارټی ده، مونږه نه کوؤ، نو مهربانی اوکړئ چه که نور څه نه شئ کولے نو یو پریس کانفرنس به اوکړئ او پریس کانفرنس کښے دا خبره اووایئ چه مونږه خلقو ته وینا خو کولے شو کنه جی۔ سر، هغه هم دوئ اونکړل۔ زمونږه مسئلے دی سر، زمونږ د هر یو کس مسئلے دی۔ چه څنګه زمونږه د مشرانو خبرے دی چه دا مسئلے د واپډے اوسه پورے حل نه شوے او که مونږه دے ایوان کښے چغے وهو نو دا به حل کیږی نه جی۔ زما خپله حلقه کښی جی تاسو ته پته ده، ستاسو او زمونږه د ملګرو په حلقو کښے اتهاره او اوس باره ګهنټے د لوډ شیډنګ خبرے کوی، زما په حلقه کښے چه پیښور ډسټرکټ کښے ده، چوبیس ګهنټے په کلو کښی بجلی نه راځی۔ په نمبر راځی او چه بیا راشی نو وولټیج کم وی۔ سل ځله مونږه لاړو، دۀ ته مو اووئیل، وئیل ئے چه غلا ده۔ ما وئیل چه راشئ مونږه درته میټرے هم لګوؤ، هر څه لګوؤ، هغه کوی نه، سر۔ زۀ ریکویسټ دا کومه جی چه د دے ایوان دا مشران دی، که هغه د پارلیمانی پارټئ لیډران دی او که اپوزیشن دی، دوئ د یو کمیټی جوړه کړی، یو ریزولیوشن چه څنګه عبدالاکبر خان صاحب اووئیل، دا د متفقه طور باندے راشی او راجه صاحب چه کوم وفاقی وزیر دے، چیئرمین صاحب او زۀ به خواست کوم چه پرائم منسټر صاحب هم په دغه کښے کښینی، مونږ ته ټائم راکړی چه مونږه ورته اووایو چه بهئ تاسو واپډا هلته مونږ ته کښینولے ده او داسے یو مسئله ده چه صوبائی حکومت هم نه شی کولے، په چغو باندے جی سټری شو۔ خپل مونږ ته جی، تاسو ټولو ته د ټولو نه لوئے پرابلم د واپډے د طرف نه دے، مونږ ته څوک هم، سل کسان چه راځی نو اتیا کسان په هغے کښے وائی چه ما ته د ټرانسفارمر مسئله ده، د لائن مسئله ده، د بلنګ مسئله ده او حل ئے مونږ سره نشته دے جی۔ نو زۀ خواست کومه چه یو متفقه ریزولیوشن پاس کړئ، دا مشران، د اپوزیشن بنچز او پارلیمانی پارټئ د یو ځائے شی او هغوی د یو قرارداد راوړی، ډیره مهربانی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: بشیر احمد بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ د عبدالاکبر خان شکرګزار یمه چه دا خبره ئے اوچته کړله او درانی صاحب چه کومے خبرے اوکړلے او زمونږ سردار صاحب خبره اوکړله، ثاقب صاحب خبرے اوکړلے جی۔ اصل خبره دا ده چه دا واپډا چه ده، دا د اوس نه نه، دا د ټول عمر نه مونږ سره زیاتے روان دے جی۔ بدقسمتی دا ده جی چه د ټولو نه ارزانه بجلی مونږ پیدا کوؤ، هائیډل پاور جنریشن مونږ کوؤ او مونږ ته بجلی چه ده، هغه ټول پاکستان کښې په یو ریټ باندے ملاویږی۔ زمونږ بجلی پیدا کیږی په لس آنو باندے یو یونټ او مونږ باندے خرڅیږی په اته روپئ یونټ۔ دغه شان زمونږ پیښور کښے او کراچئ کښے د بجلئ یو ریټ دے۔ هغوی جنریشن چه کوی نو هغه Furnace oil باندے کوی او مونږ په ابو کوؤ خو د هغوی او زمونږ ریټ برابر دے۔ د هغے باوجود زما دا صوبه چه ده، مونږ چار، ساړھے چار هزار میګاواټ بجلی پیدا کوؤ او زمونږ زیات نه زیات خرچه زر میګاواټ بجلی هم نه ده نو زۀ افسوس کوم چه ټولو نه زیاته بجلی مونږ پیدا کوؤ او ټولو نه زیات لوډ شیډنګ په مونږ کیږی۔ اسلام آباد ته لاړ شو نو دا ټول لائیټونه هم دغه شان بلیږی، که څوک وی که نه وی او زمونږ د بچو د پاره لوډ شیډنګ دے۔ زمونږ په کلو کښے څنګه چه خبره ئے اوکړه د شلیرویشت شلیرویشت ګهنټو لوډ شیډنګ، سپیکر صاحب، د ټولو نه لویه مسئله چه ده حکومت ته، په دے دا چه کوم د لاء اینډ آرډر سیچویشن مونږ ته جوړیږی، دا د ټولو نه زیاتے په دے کیږی چه مونږه د واپډا په وجه باندے جلوس اوځی، هغوی Destruction کوی، هغے نه پس د پولیس او د عوامو جهګړه کیږی او لاء اینډ آرډر سیچویشن دلته جوړیږی۔ مونږ خو دا وایو چه د قرارداد نه علاوه زۀ خو دا خواست کوم، زمونږ د صوبے ایم این ایز صاحبان چرته ناست دی، پکار ده چه هغوی په نیشنل اسمبلئ کښے دا خبره اوچته کړی چه د ټولو نه زیاته بجلی زمونږ صوبه پیدا کوی، د ټولو نه ارزانه بجلی زمونږ صوبه پیدا کوی خو د ټولو نه ګرانه بجلی زما صوبے ته راځی او د ټولو نه زیات لوډ شیډنګ زما په صوبه کښے وی نو پکار ده چه دا هغوی اوچت کړی او مونږ خو دا قراردادونه شپیته ځله پاس کړی دی او بیا به هم پاس کړو او زۀ دا هم وایمه چه پکار ده چه مونږ، دے درانی صاحب اووئیل چه مونږ چیف راغښتے وو نو هغه مونږه هم دلته

راغوښتے وو خو هغه Helpless وو، هغه څنګه چه ثاقب الله خبره اوکړه، هغه وائی چه زهٔ څه چل اوکړم، بره نه کیږی۔ زمونږ بدقسمتی دا ده چه د مارشل لاء نه مخکښے، د ایوب خان د مارشل لاء نه مخکښے دا بجلی صوبائی سبجیکټ وو، دا چه کوم وخت ون یونټ مات شو نو دا بجلی بیا مرکز ته لاړه۔ مونږ خو دا وایو چه واپډا یو سفید هاتهی دے، دا د ختم کړے شی او دا بجلی د زمونږ صوبے ته واپس ملاؤ شی چه د دے انتظام مونږ پخپله اوکړو او خپلے طریقے سره مونږ د دے بندوبست اوکړو (تالیاں) نو سپیکر صاحب، که زما وس وے او زما د حکومت وس وے نو مونږ به دا اوړه چه دوئ ګران خرڅوی، دا بجلی به هم مونږ وربانده ګرانه کړو۔ دوئ چه مونږ بانده اوړه بندوی او زمونږ چه وس وی نو مونږ د تربیلے بجلی وربانده بنده کړو چه هغوی ته پته اولګی چه څومره تکلیفات زمونږ عوامو ته دی۔ خو بدقسمتی دا ده چه زمونږ څوک اوری نه، او مرکز کښے څوک خبرے، چه زمونږ ایم این ایز صاحبان لاړ شی، نه پوهیږم چه ولے داسے ګونګ ناست دی، چه دا خبرے مرکزی اسمبلئ کښے نه اوچتوی؟ نو زمونږ صوبه کښے دا لوډ شیډنګ په خپل ځائے دے، د بجلئ ګرانی بیا په خپل ځائے ده، لاء اینډ آرډر سچویشن بیا بیل یو دغه راغلے دے او په دے بانده هغوی خبره نه کوی۔ زهٔ داخواست کوم چه څنګه زما ورور اووئیل چه بحث اوشو نو بحث خو مونږه لګیا یو کوؤ، خو وایم چه د دے نه سخت نه سخت قرارداد اولیکلے شی او هغه قرارداد د مونږه چه هلته کومه د دوئ ګورنمنټ قائمه کمیټی ده د واټر اینډ پاور، چه هغه چیئرمین ته مونږه اولیږو چه دا شے د هلته په کمیټئ کښے ډسکس کړے شی اوبیا د هغے د مونږه ته جواب راکړے شی۔ چه بیا هغوی د ډسکشن نه پس مونږه ته څه جواب راکړی چه آیا زمونږه دا لوډ شیډنګ کموی ،کمولے شی که نه ئے شی کمولے؟ چه دوئ اووئیل چه ولے نه شی کمولے؟ په مونږه باندے ولے دا زیاتے کیږی؟ نو زما به دا خواست وی چه درانی صاحب او دا مشران کښینی او مونږ به هم ورسره، میاں صاحب به هم کښینی چه دا یو قرارداد ډرافټ کړو او مونږه دا قرارداد واټر اینډ پاور قائمه کمیټئ چیرمین ته واستوؤ چه هغه مونږ ته بیا جواب راکړی او د هغے نه پس چه بیا ضرورت وی نو بیا منسټر صاحب به راا وغواړو، مسنټر صاحب به هم راشی،

چیف منسټر صاحب به هم راشی، هغوی وائی چه مونږه ته اوبه کمے دی، بهانے به راته جوړے کړی نو مونږه وایو چه مونږ ته Concrete جواب هغه قائمه کمیټی راکړی او زمونږه ایم این ایز صاحبان چه دی، هغوی د دا خبره په مرکز کښے اوچته کړی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: بشیر بلور صاحب خبرے اوکړے او دلته د ټولو سیاسی پارټیانو مشران ناست دی او دا صوبه چه ده، دا دے پارټیانو سره تړلی خلق دی، دا لاندے چه دی، که چرته دوئ او مونږه په دیکښے یو داسے قدم واخلو، دا بجلی خو، چه مونږه دلته کښے ناست خلق یو، بندولے شو، مونږه خو د حکومت سره یو، که دوئ درے قدمه مخکښے ځی، د اپوزیشن چه څومره پارټیانے دی، زهٔ دوئ ته یقین ورکوم چه د دوئ نه به لس قدمه مونږه مخکښے ځو، دا بجلی به بندوؤ، د دے ټول اپوزیشن د طرف نه۔ بله خبره جی دا ده چه ما صرف دومره اووئیل چه که تاسو، ما د دے دوه حلونه درکړل، دا مخکښے چه دلته کښے چیف راغوښتے شوے وو، دا هم سپیکر صاحب، تاسو که دلته دا ریکارډ اوګورئ، ما درخواست کړے وو، د دے نه مخکښے دا پراونشل چیف نه وو راغوښتے شوے، هغه طریقه کار زوړ وو، دا یو ځل چه راغلے وو، دا هم ما دلته کښے خواست کړے وو جی نو په دے بنیاد باندے، اوس که چرته ما اووئیل چه یو ځل خو د صلاح لاره ما اختیار کړه، دا بشیر خان چه د بندولو خبره اوکړه، دا خو Last خبره ده خو دیکښے مونږه د دوئ سره یو په بندولو کښے۔ ما خو دا اووئیل که چرته مونږه په شریکه باندے کوشش اوکړو او راجه صاحب ته اووایو، هغه چیرمین واپډا ځان سره راولی او په هغه ورځ باندے ګورنمنټ دا تکلیف اوکړی چه د ټولو پارټیانو پارلیمانی لیډرز راواوغواړی په یو شریک وفد باندے، نو که چرته دا ایوان دومره کمزورے وی چه مونږه دلته سره د وفاقی مسنټر او چیرمین واپډا راغوښتے نه شو بیا خو مونږه د بندولو خبره هسے کوؤ۔ بیا بندول خو ډیره ګرانه خبره ده۔ که مونږه ته وفاقی وزیر نه راځی یا چیرمین نه راځی نو ما خو د صلاح د پاره دا اوکړه۔ رحیم داد خان ناست دے چونکه د دوئ د پارټئ سره تعلق لری، زمونږه خپله هم بنه دوست دے نو مقصد زما دا وو چه د

دے اول، مونږه اول د وفاقی گورنمنټ سره د بندولو د لار نه علاوه د صلاح لار اوکړو او هغوی ته مونږه درخواست اوکړو چه مونږه ته په دے سیشن کښے، د دے اجلاس دوران کښے راجه صاحب هم راشی، ورسره چیرمین واپډا هم راشی او بیا دا ټول پارلیمانی لیډرز ورسره هلته کښینی او د دے صوبے دا حالات ورته مخکښے کړی نو په دے بنیاد باندے، قرارداد چه دے هغه خو ځنګه چه اووئیلے شو، هغه مونږه مخکښے هم لیږلے دے، د اکثر ممبرانو خو دلته نه آواز راځی چه دا تاسو د بحث د پاره منظور کړئ او په دے باندے هر یو کس زما خیال دے خبرے کول غواړی خو بیا هم د دے ټولو خبرو نه پس به یوے لارے ته راځو۔ نو د دے وړومبے، همیشه سړے چه چرته قدم اخلی نو اول هغه سړے خبر کړی چه یره مونږه نور تنګ شوی یو، دے طرف ته ځو نو که چرته، د گورنمنټ سینیئر منسټر رحیم داد خان هم ناست دے او هغه دا ذمه داری قبوله کړی د صوبائی گورنمنټ د طرف نه چه هغه راجه صاحب دلته رااوغواړی، چیرمین واپډا رااوغواړی او مونږه ټول ورسره کښینو او په شریکه درخواست ورته اوکړو چه د دے عذاب نه مونږه خلاص کړئ۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتحار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات و نشریات): جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه۔ زمونږه مشرانو پرے خبرے اوکړے خو یوه خبره نیمه داسے ده چه یو خو مونږه د دے صوبے دے عوامو منتخب کړی یو او د صوبے عوامو ته تکلیف دے۔ د دے د پاره چه سخت نه سخت هر یو قدم وی، دا زمونږه ذمه واری ده چه مونږه ئے اوچت کړو، خواه چه په دے وخت کښے هر صورتحال دے، په ملک او په مرکز کښے ځنګه دے او په صوبه کښے ځنګه دے خو د لوډ شیډنګ په حواله باندے او د واپډے په حواله زمونږه د ټولو موقف یو هم دے او واضحه هم دے۔ داسے څه خبره پکښے نه ده چه مونږه به پرے یو بل سره اختلاف کوؤ۔ د بندیدو خبره ده، یقیناً چه دا بجلی د دے صوبے ده، دیکښے دومره شک نشته لکه د مے تور او سپین، مونږه د وس مطابق خبرے ضرور کوؤ خو که چرته زمونږه دا وس اورسیدو نو دا زمونږه آئینی حق هم دے، قومی حق هم دے چه په بجلئ باندے وړومبے حق زمونږه د دے صوبے دے، پس د هغے بیا پرے د نورو حق دے۔ لهذا

د دے بارہ کہ د بندولو خبرہ راځی، د وس تر حدہ پورے هغے تہ بہ هم ځو۔ کہ داسے یو وخت راځی چہ د 'نان کوآپریشن' پہ بنیاد باندے چہ پولیس تہ اووایو چہ کوآپریشن بہ نہ کوئ، کہ د دے حدہ خبرہ راځی، هغہ قدم بہ هم اوچتوؤ۔ ابتدائی قدم زمونږہ دا دے چہ پہ مرکز کښے هم زمونږہ حکومت دے، پہ مرکز کښے هم زمونږہ مشران ناست دی، هغوی بہ زمونږہ دا فریاد اوری، دا قرارداد ډیر نرم او معصوم قرارداد چہ دلتہ کښے پیش کیږی، د دے ټول هاؤس چہ پرے صلاح او مشورہ وی نو دا بہ ډیر زورآور هم وی او ورسرہ بہ دا خبرہ کوؤ چہ بیا بیا بہ قراردادونہ نہ پیش کوؤ، قراردادونہ مو ډیر پیش کړل۔ کہ د دے قرارداد چہ مونږہ د مرکز نہ حل غواړو، زمونږہ د صوبے واپډا خو د صفر برابر دہ او چہ د هغوی چیف مونږہ تہ دلتہ وئیلی دی چہ زما اختیار نشتہ، نو زۀ خو د صوبے د واپډے نہ هډو حق غواړمہ نہ، چونکہ د مرکز پہ دے حق باندے قبضہ دہ، زۀ د مرکز نہ غواړم او مرکز نن زمونږہ دے او زمونږہ د هم خیالو دے، زما یقین دے چہ وزیر اعظم، صدر صاحب بہ پہ دے باندے خصوصی غور اوکړی او چہ زمونږہ کوم ډیمانډ دے، هغہ بہ زمونږہ پورا کړی او کہ نہ وی نو دا یو آخری خبرہ کوؤ چہ زما دا هاؤس بہ یوہ فیصلہ کوی چہ د دے نہ پس بہ پہ دے قرارداد نہ وی، بیا بہ عملی قدم مونږہ ټول پہ شریکہ باندے اوچتوؤ۔ ډیرہ مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: رحیم داد خان۔

جناب رحیم داد خان [سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی)]: ډیرہ مهربانی، سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دا کومہ مسئلہ چہ دہ، ایوان تہ پیش شوہ، پہ دیکښے هیڅ څہ شک نشتہ چہ د دے پہ وجہ باندے زمونږہ کومے ضلعے دی او هر ځائے کښے پہ روژہ کښے د روژو نہ مخکښے او اوس هم د لوډ شیډنگ پہ وجہ باندے ژوند ډیر گران شوے دے۔ پہ ټول ملک کښے د تین چار هزار میگاواټ بجلئ کمے دے او زمونږہ صوبہ کښے د پانچ سو میگاواټ بجلئ کمے دے خو ډیر د افسوس خبرہ دہ، کوم شیډول چہ محکمہ جاری کړی نو پہ هغے باندے هغہ کار نہ کیږی او چرتہ اووائی چہ څلور گهنټے لوډ شیډنگ دے، هلتہ کښے اتہ گهنټے، لس گهنټے، کوم ټائمونہ چہ ئے ورکړی وی، پہ هغہ ټائم باندے پکار دہ چہ بجلی وی نو پہ هغہ ټائم باندے لوډ شیډنگ وی او بجلی بندہ وی خو خبرہ دا

ده، میاں صاحب چه کومه خبره اوکړه په صوبه کښې او په مرکز کښې شریک حکومت دے او درانی صاحب چه کومے خبرے اوکړے ، دے سره زۀ اتفاق کوم۔ داسے مسئله نشته چه مونږه د میدان ته راااوځو او داسے یو سخت موقف اختیار کړو، بے بسی په دے وخت کښے نشته او زۀ چه څنګه تاسو وایئ، کومه کمیټی ده بشمول منسټر، هغه که وایئ په هغه ځائے کښ ټائم ترے اغستے شو او که دوئ وائی چه دا مشران را د شی، زۀ به ریکویسټ اوکړم او په یوه هفته کښے، لس ورځو کښے دننه هغوی ته به ریکویسټ اوکړم چه هغه تشریف راوړی او مونږ سره په دے مسئله باندے کښېني او نه صرف مونږه مطمئن کړی، زمونږ دا کوم حال چه دے ، کوم مشکلات چه دی چه دا رفع دفع شی۔ نو انشاءالله تعالیٰ داسے څه خبره به نه راځی او داسے کوآرډینیشن د واپډا ، چه دا کومه خبره دلته کښے کوی، دا نه وه پکار دوئ له۔ پکار دا وه چه دوئ دلته کښے د څه د پاره ناست دی، د دے شی د پاره دی چه کوم هغه کوائف دی، هغه Implement کوی نو په دے سلسله کښے که دوئ ته کوم مشکلات وی، دے ځائے کښے د واپډے چه کوم چیف دے یا متعلقه افسران چه کوم دی د مرکز نه، نو هغه نه صرف مونږ خپلے مسئلے بلکه د هغوی ټولو، د دے صوبے او د مرکز مونږ یو ځائے کولے شو انشاء الله۔ واپډا چیف سره او کوم متعلقه منسټر صاحب چه دے ، راجه صاحب چه کوم دے ، هغه ډیر Polite سړے دے ، ډیر عوامی سړے دے او چه کله مونږه ریکویسټ اوکړو نو دے ځائے ته به راشی۔ زۀ د دے مخالفت نه کوم، قرارداد که Move کیږی او که نه Move کیږی خو زۀ دا ګارنټی دے هاؤس ته ورکوم چه هغه د کوم مقصد د پاره قرارداد دے نو هغه بغیر قرارداد نه هم مونږه حل کولے شو۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان</u>: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: *نہیں بس، لودھی صاحب۔ بات یہ ہے کہ لودھی صاحب کو میں* Opportunity *دے رہا ہوں، یہ ابھی تک ایڈمٹ نہیں ہوا ہے ڈسکشن کیلئے بلکہ ہم نے اس پہ کافی ڈسکشن کی ہے اور ہم یہ* Irregular *کر رہے ہیں کیونکہ پہلے یہ ہے،* Mover *نے کہا کہ اس کا جواب، اب اس پر ڈسکشن نہیں ہو سکتی جب تک ہاؤس سے میں یہ پوچھ نہ لوں کہ* It should be admitted for discussion

ہمارے پاس قانون میں یہ ،or not? It should be referred to committee or not?
چیز ہے۔قلندر لودھی صاحب! آپ سے یہ گزارش میں کرتا ہوں کہ اگر یہی بات کی آپ Repetition کرتے ہیں، جس طرح ہمارے اوروں نے جو کچھ فرمایا ہے تو میرے خیال میں اس سے بہتر یہ ہے کہ میں ہاؤس سے پوچھ لوں کہ اگر قرارداد لانا چاہتے ہیں یا جس طرح رحیم داد صاحب نے فرمایا ہے کہ کمیٹی، تو پھر میں کمیٹی تشکیل کرکے منسٹر صاحب کو دعوت دونگا، تو میرے خیال میں مزید وقت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس پر Practically کام کرلیں، ایسے تو تمام اگر کہہ دیں کیونکہ مسئلہ تو تمام کا ہے، تمام ہاؤس کا مسئلہ ہے، تمام ہاؤس میں یہ عوامی نمائندے بیٹھے ہیں، تمام عوام کا مسئلہ ہے تو میرے خیال بار بار اس پر Repetition کرتے ہیں تو میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ میں ان سے پوچھ لوں کہ آیا ہم ڈائریکٹ ان کو Invitation دے دیں کہ ہم منسٹر کو بھی بلالیں اور چیئرمین کو بھی بلالیں اور ہمارے پارلیمانی پارٹیز کے لیڈرز صاحبان، اپوزیشن لیڈر، سپیکر صاحب اور دوسرے اگر ان کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں اور یہ ٹھیک کرلیں تو میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، که لږ وخت مو مونږه ته راکړے وے نو مونږه به هم خبره کړے وه۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو پھر آپ سارے مسئلے ان کے سامنے لے آئیں گے۔قلندر لودھی صاحب۔قلندر لودھی صاحب کا مائیک آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، اس پر ڈسکشن کیلئے کوئی دن مختص کریں اور اس کیلئے یہ جو باتیں ہیں، جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے آج جو باتیں ہوئی ہیں، یہ بہت اچھی باتیں ہیں۔ سینیئر منسٹر نے بات کردی ہے۔اس کے بعد اپوزیشن لیڈر نے کی ہے اور میرے عبدالاکبر خان نے کی ہے، میاں صاحب نے کی، چمکنی صاحب نے کی، ان سب کا مقصد یہ ہے کہ سالہا سال سے ہم اس مسئلے پر لگے ہوئے ہیں، اس کا ہمیں کوئی حل چاہیئے جناب سپیکر، کیونکہ یہ تو ابھی چونکہ ایشورنس دے دی ہے رحیم داد خان صاحب نے بھی کہ سات دن کے اندر اندر، تو میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ ہے کہ یہ ایشورنس ایسی ہو کہ ایک وقت تو ہو جائے ہمارے صوبے کے اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے۔ شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کو میں ڈائریکشن دے دیتا ہوں کہ وہ ان کیلئے کوئی ٹائم رکھ دیں ان کے ساتھ رابطہ کرکے اور رحیم داد صاحب سے Help لیکر۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ ہاؤس سے پوچھ لیں اور اس پر ڈسکشن کریں۔
جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ جناب عبدالاکبر خان۔
جناب عبدالاکبر خان: ممبران صاحبان اور منسٹرز صاحبان نے بات کی، میں اس کے جواب میں اپنا Point of view بیان کروں۔ جناب سپیکر صاحب، پہلے تو میں گورنمنٹ سائڈ کا اور اپوزیشن سب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے Directly and indirectly دونوں طرح سے میری اس موشن کو سپورٹ کیا۔ جناب سپیکر، واقعی یہ صرف ایک حلقے کا، ایک ضلع کا مسئلہ نہیں ہے، سارے صوبے کا مسئلہ ہے اور اس کو سیریس لینا چاہیئے۔ میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ اگر اس حکومت نے یا اس اسمبلی نے یا ان ممبران نے اس مسئلے کو Seriously نہیں لیا تو آئندہ گرمی میں پھر بڑا مشکل ہوگا آپ کو اپنے علاقوں میں جانے یا ووٹ لینے کیلئے، اسلئے جس طرح رحیم داد خان صاحب نے تجویز پیش کی ہے اور بلور صاحب نے، بالکل جی میں متفق ہوں اور یہ اب اسی سیشن کے دوران جس جس آنریبل ممبر کا کوئی بھی پرابلم ہو واپڈا کے متعلق، وہ منسٹر واپڈا اور چیئرمین واپڈا اور ایم ڈی پیپکو، بہت ضروری ہے ایم ڈی پیپکو کا ہونا، اگر ایم ڈی پیپکو نہیں ہوگا تو چیئرمین آپ کا مسئلہ حل نہیں کر سکے گا۔
جناب قائم مقام سپیکر: ایم ڈی پیسکو۔
جناب عبدالاکبر خان: پیسکو نہیں، ایم ڈی پیپکو۔ اچھا جناب سپیکر، یہ اگر Arrange کر سکتے ہیں ہفتے، پانچ چھ دن تک اس سیشن کے دوران، اس کے علاوہ بھی واپڈا کے متعلق اس آنریبل ممبران کے بڑے مسائل ہیں، چار پانچ بلین روپے، چار پانچ ارب روپے Rehabilitation ,augmentation کیلئے اس صوبے کو آتے ہیں، میرے خیال میں ایک دو کے علاوہ کسی ممبر کو بھی اس سے فائدہ نہیں ہوا۔ یہاں پر ٹرانسفارمرز جلتے ہیں، لوگوں سے کہتے ہیں کہ پیسہ خود لائیں، خود سے پیسہ دیکر بنائیں۔ دوسری طرف پانچ چھ ارب روپے ان کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں تو میں ان کے اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اور میں اس کے بعد اس پر زور نہیں دیتا۔
جناب قائم مقام سپیکر: رحیم داد خان! تاسو به خپل آفس نه لیټر اولیکئ او د فیډرل منسټر، راجه صاحب سره به Telephonically هم رابطه اوکړئ او ورسره به د واپډے چیرمین، شکیل درانی صاحب او دا بل ایم ډی پیپکو به هم راوغواړئ Within one week ، یو هفته کښے During this session او د نورو پارلیمانی پارټو مشران، کوم ایم پی اے ګان صاحب چه دی نو بیا په اسمبلئ کښے به د

هغوی میټنګ اوکړو جی۔ ټهیک شوه جی؟ تاسو ئے په خپل پرسنل توګه باندے راوغواړئ جی۔

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): بالکل ټهیک ده جی او نورے کومے مسئلے چه کوم دی د صوبے، نو هغه به ورسره ډسکس کړو، نه صرف لوډ شیډنګ۔

Mr. Acting Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA and Mr. Akram Khan Durrani, MPA, to please move their identical adjournment motions No. 76 and 92 one by one. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں جی اگر کسی اور نے بھی Move کی ہے تو پہلے وہ پیش کر دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: کسی اور نے بھی Move کی ہے، Identical ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اکرم خان درانی صاحب نے بھی کی ہے، آپ پہلے پیش کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی۔ جناب سپیکر، کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو صوبے بھر میں مہنگائی سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ ان مسائل نے عوام کا جینا حرام کیا ہے، اس پر بحث کی ضرورت ہے تاکہ اس کا کوئی حل نکالا جا سکے۔

جناب سپیکر، اس ایڈجرنمنٹ موشن کے دینے سے میرا مقصد یہ تھا کہ گو یہ پراونشل گورنمنٹ کے Purview میں نہیں آتا، اگرچہ پراونشل گورنمنٹ کے ایک طرح سے اختیار میں بھی ہے لیکن زیادہ تر اس کے Purview میں نہیں آتا، اسلئے میرا مطلب یہ تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ سے، چونکہ یہ مہنگائی اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور خاصکر جو رمضان کا مہینہ تھا، اس میں تو اتنی تیزی سے بڑھی ہے اور ابھی بھی جب سپریم کورٹ کہتا ہے کہ چالیس روپے کلو چینی بیچ دو، جب ہائیکورٹ کہتا ہے کہ چالیس روپے کلو چینی بیچ دی جائے اور وہاں پر چینی کی مل کے جو مالکان ہیں، وہ سپریم کورٹ کی بھی نہیں سنتے، وہ ہائیکورٹ کی بھی نہیں سنتے، اس کے علاوہ اور چیزوں کی قیمتیں بڑھی ہیں تو یا تو صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اپنے جو سرکاری ملازمین ہیں، خاصکر انکی تنخواہوں میں اضافے کیلئے مرکزی حکومت _ Janab Speaker! I think the House is not in order, لیکن میں نہیں سمجھتا کہ درانی صاحب اتنی اہم ایڈجرمنٹ موشن کو Move کر کے کیسے باہر نکل گئے؟ وہ ابھی تک بیٹھے ہوئے تھے لیکن جیسے ہی ان کا نمبر آیا، ان کو آنا چاہیئے تھا تاکہ وہ بھی اس پر بحث کر سکیں۔

Mr. Acting Speaker: He will come back, he will come back.

جناب عبدالاکبر خان: میں اس پر تفصیل سے پھر بات کرونگا، ابھی صرف میں نے Move کر دی ہے، شارٹ بحث کر دی۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر): جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ځنګه چه عبدالاکبر خان خبره اوکړه، دا مرکز کښے داسے حالات دی چه دا چینی چه تاسو اوګورئ، لوډشیډنګ تاسو اوګورئ، د ګیس لوډشیډنګ تاسو اوګورئ او بیا د ټولو نه لویه خبره داده چه غنم هم هلته نه راځی، اخوا نه راځی چه کله د هغوی خوښه وی۔ تر څو پورے چه زمونږه د صوبائی حکومت تعلق دے سپیکر صاحب، ستاسو علم کښے ده چه زمونږه د پاکستان په تاریخ کښے زمونږه په صوبه کښې چرته سستا بازارونه نه وو خو مونږه په دے روژه کښے سستا بازارونه هم کهلاؤ کړی وو، زهٔ پخپله هم ګرځیدلے یم، زما منسټران صاحبان هر یو بازار ته تلی دی په دے وجه چه مونږه دا مهنګائی کنټرول کړو او زهٔ تاسو ته دا وایم، ما سره ریکارډ پروت دے سپیکر صاحب، چه ما دا انسټرکشنز ورکړی وو په ټوله صوبه کښے چه ټی ایم او ته اختیارات دی د مجسټریټ، ستاسو توجه غواړم، چه په هغے کښے ټی ایم او له مو د مجسټریټ اختیار ورکړی دے-----

Mr. Acting Speaker: I request all the honourable Members, including honourable Ministers, to please take care of the proceedings. باتیں آ رہی ہیں، Murmuring ہو رہی ہے، کوئی ہنس رہا ہے، کوئی کیا کر رہا ہے تو یہ تو اچھی بات نہیں ہے۔ سارے میڈیا والے ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں دیکھ رہے ہیں، آپ سیریس ہو جائیں۔ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟ آخر باتوں سے آپ باز نہیں آتے۔ Go on please, sorry.

سینئر وزیر (بلدیات): مهربانی، ما دا عرض کولو سپیکر صاحب، چه یو بدقسمتی زمونږه دا وه چه هغه سسټم چه کوم وو، مخکښے به دلته په پیښور کښے یو مجسټریټ وو سرفراز، هغه چه به اووتو نو دا ټول پیښور به هغه چیک کولو او خلقو ته به پته لګیده چه یره مونږه باندے-----

Mr. Acting Speaker: Excuse me please, sorry to interrupt you.

کسی ممبر کو میں نے بات کرتے ہوئے دیکھ لیا تو میں ان کو یہاں سے باہر بھیجوں گا۔ جو بھی منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں، کسی کا کام ہے، ٹھیک ہے، وہ جائیں، ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، آرام سے اپنے کام بھی نکلوائیں لیکن یہ نہیں کہ یہاں مفتی صاحب ان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، وہ وہاں پر لگے ہوئے اشارے کر رہے ہیں، No, I can not bear such like situation in the Assembly please. Go ahead please.

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: ډیره ډیره مهربانی۔ جی ما دا عرض کولو چه بدقسمتی دا وه چه یو مارشل لاء ایډمنسټریټر راغلو او هغه دا ټول سسټم ختم کړو۔ یو مجسټریټ به وو په ټول پیښور کښے او په هر یو ډسټرکټ کښے به هغه ګرځیدو، د هر یو مجسټریټ خپله ذمه واری به وه چه هغه به تلو او دا پرائس به ئے چیک کول او هغه پرائس چیک کولو والا څه اختیار د چا نه وو نو بس بیا صوبائی حکومت هغه خپل ټی ایم اوز ته دا اختیار ورکړو چه تاسو د مجسټریټ په حیثیت باندے جرمانے هم کوئ۔ زما سره دا پرونے رپورټ هم پروت دے د 30 ستمبر 2009 والا، هم په هغے کښے دا جرمانے شوے دی او په خلقو پسے ګرځی او باوجود د دے سپیکر صاحب، چه یو د سپلائی او د ډیمانډ خبره ده او بل هغه سسټم نشته دے، زۀ په فلور آف دی هاؤس دا وایم چه انشاء الله دا نوی حالات بدلیږی نو نوے سسټم به راشی او په هغے سسټم کښے به مونږه انشاء الله دا پرائس چه دے، دا خلق رښتیا خبره دا ده چه یو خو Holding ډیر زیات اوکړی، څوک ئے چیک کولو والا نشته دے، د دکاندار خپله خوښه ده چه په څه ریټ باندے ئے خرڅوی، څوک چیکینګ کولو والا ذمه وار سړے نشته دے چه د هغه نه مونږه تپوس اوکړو نو په دے وجه دا سسټم چه ټول خراب شوے دے، دا نظام چه ټول ختم شوے دے، د هغے په وجه باندے دا حالات داسے پیدا شوی دی۔ زۀ تسلی ورکوم دے هاؤس ته چه انشاء الله حالات نارمل شی او مونږه هغه سسټم چه راولو نو انشاء الله زمونږه یقین دے چه مونږه به دا مهنګائی کنټرول کړو او دا مهنګائی خالص زمونږه مسئله نه ده، دا په ټول پاکستان کښے ده او بیا په ټوله دنیا کښے دغه شان حالات دی نو عبدالاکبرخان ته دا تسلی ورکوم چه انشاء الله حکومت کوشش کوی چه هر څنګه وی، که هر څه وی چه مونږ دا کنټرول کړو۔ مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان! د بشیر صاحب-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ اہم پوائنٹ تھا۔ جو میں اس میں Raise کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، وہ یہ کہ ٹھیک ہے، نارمل حالات میں مہنگائی پر حکومت کا As such کوئی کنٹرول نہیں ہوتا، قیمتیں بڑھتی ہیں مارکیٹ کے حساب سے لیکن جناب سپیکر، اگر آپ کے آئین کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور اس سے صوبے کے عوام کو، میرے صوبے کے عوام کو آٹا سات سو روپے اور چھ سو روپے Per bag ملتا ہے اور وہی آٹا اٹک کے پار تین سو روپے Per bag بک رہا ہے تو جناب سپیکر، Within the country یہ Restriction -----

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان! کیا آپ معزز بشیر بلور صاحب کے تفصیلاً جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟ اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو میں ہاؤس کو، کیونکہ پھر اس پر ڈسکشن ہوتی ہے پھر زیادہ وقت ضائع ہوتا ہے، پھر ہم اس کو ایڈمٹ کیوں نہیں کرتے؟ طریقہ کار یہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: میں وقت ضائع نہیں کر رہا ہوں، میں نے تو جی منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا لیکن میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آٹے کی قیمت میں صوبہ سرحد اور پنجاب میں یہ فرق کیوں تھا؟ کیونکہ وہاں سے انہوں نے کیوں Ban لگایا اور پراونشل گورنمنٹ نے اس کے خلاف کیا کیا؟ بس صرف میں یہ پوچھ رہا ہوں۔

Mr. Acting Speaker: Excuse me. Barraster Arshad Abdullah Sahib.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): گزارش دے جی چه دا یوه ډیره غټه عوامی مسئله ده، بل ډیر Sensitive issue دے او Identical adjournment motions چه کوم درانی صاحب هم اوچت کړے دے، بل زمونږه فوډ منسټر صاحب هم نشته دے، He is the relevant person، هغه فیډرل گورنمنټ سره هم Interaction کوی او هغه ته هر څه معلومات هم دی، زۀ خو وایم که دا تاسو Pending کیږدئ نو دوئ به پریږدئ چه سم جواب ورکړی هاؤس ته، که تاسو ورکوئ۔

Mr. Acting Speaker: Both these adjournment motions be kept pending. Thank you very much. Bashir Bilour Sahib, please.

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا کوم وخت کښے چه دلته حالات خراب شو نو پنجاب ته زمونږه منسټر صاحب لاړو، هلته کښے ئے فیډرل گورنمنټ سره خبره اوکړله، د هغے نه پس د هغوی چه پرمټے وی، بیا هغه پرمټے

شروع شوے ، د هغے نه پس اوړه راتلل شروع شو۔ په روژه کښے تاسو اوګورئ د خدائے په فضل سره دلته کښے داسے حالات نه وو پیدا شوی څنګه چه دا خلق په پنجاب کښے تاسو لیدل۔ تقریباً اتلس کسان خو په کراچئ کښے په دے لائنونو کښے ولاړ وو، مړه شو۔ پنجاب کښے دغه شان حالات وو۔ زمونږه صوبه کښے د خدائے فضل سره Availability وه۔ زۀ پخپله ګرځیدلے یم، ټولو مارکیټونو کښے اوړه وو، فائن وو، هر څه وو خو هغه ګران وو۔ هغه په دے وجه باندے چه هلته کښے پنجاب په مونږه باندے پابندی لګولے وه۔ د هغے نه پس مونږه لاړو او زمونږه حکومت، ډائریکټ زمونږه چیف منسټر صاحب شهباز شریف سره خبره اوکړه، د هغے نه پس هغه اوړه راتلل شروع شو او په مارکیټ کښے جی د اوړو کمی نه وه۔ په روژه کښے هم کمی نه وه، اوس هم د اوړو کمی نشته دے خو په ریټ کښے ګران دی نو هغه ګرانی خو دغنمو ریټ ګران شو نو ټوله ګرانی په دے وجه هم اوشوه۔ چه غنم ګران شول نو د اوړو ریټ هم ګران شو نو انشاء اللّٰه۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، وزیر صاحب بھی آ جائیں گے تو آپ اس کو پینڈنگ رکھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں، آپکا بہت بہت شکریہ۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Now Item No. 7, ‘Call Attention Notices’. Engineer Javed Khan Tarakai, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 183. Mr. Javed Khan Tarakai.

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئی</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع صوابی میں یار حسین جہانگیرہ کی سڑک جو زیر تعمیر ہے، اس پر محکمہ کی طرف سے کوئی نگرانی نہیں ہو رہی ہے اور ٹھیکیدار کو سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال کرنے اور غیر معیاری کام کرنے کی کھلی چھٹی دی گئی ہے اور سرکاری خزانے سے کروڑوں روپے کی لاگت سے جو سڑک بنائی جا رہی ہے، انکی تعمیر کا کام اتنا غیر معیاری ہے کہ کام کرنے کے بعد ایک دو مہینے کے بعد۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: کال اٹنشن بھی اپنی نہیں پڑھ سکتے۔۔۔۔۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ:</u> دا سے دہ کنہ جی چہ اردو کبنیے ، I am weak in Urdu ، دو ماہ کے بعد وہ سڑک جو ہے نا، وہ خراب ہو جاتی ہے اور۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> "مذکورہ سڑک توڑ پھوڑ کا شکار ہو جاتی ہے"۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ:</u> جی زۂ بہ اووایم ، Can I explain myself جی؟

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> آپ اردو پڑھ نہیں سکتے۔

<u>Engineer Javed Iqbal Tarakai:</u> I am weak in reading Urdu jee, it is true.

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> تو انگلش میں لایا کریں، کوئی ضروری بات تو نہیں ہے۔ چلو آ گے، "آمدورفت کیلئے قابل نہیں رہے گی، لہذا محکمے کے حکام کو ہدایت کی جائے کہ وہ فوری طور پر موقع پر جا کر ناقص میٹریل کے استعمال کو روکیں"۔

<u>Engineer Javed Iqbal Tarakai:</u> Mr. Speaker! I would like to speak in English. It's okay?

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Minister concerned, Arshad Abdullah Sahib, please.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> اس طرح ہے جی کہ ایک تو انہوں نے جو سوال اٹھایا ہے تو انہوں نے اس روڈ کو صحیح طریقے سے Identify بھی نہیں کیا۔ یہ لاہور، یار حسین سے ادینہ تک روڈ ہے جو تقریباً پچیس کلو میٹر ہے جی۔ یہ یہاں پر ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا Loan Assisted Project ہے جی، اس کے اوپر Internationally reputed consultants مانیٹرنگ کر رہے ہیں، جس کا نام ہے Indus Associated Consultants, Lahore اور ان کا ایک ریجنل آفس ہے جو یہاں پر مردان اور یار حسین میں ہے اور اس کے ایک ایک میٹریل جو ہے، سیمنٹ ہے یا جو بھی چیز آتی ہے تو سائٹ کے اوپر کنسلٹنٹس نے جو لیبارٹری بنائی ہوئی ہے، ایک ایک چیز کی ہمارے پاس رپورٹس ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور تمام میٹریل کی لیبارٹریز رپورٹس ہمارے پاس پڑی ہوئی ہیں۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Please go to your own seat.

<u>وزیر قانون:</u> جیسے میں نے گزارش کی تھی Internationally reputed، چونکہ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا پراجیکٹ ہے تو وہ خود مانیٹرنگ کرتے ہیں، ان کے اپنے کنسلٹنٹس ہیں جو لاہور سے آئے ہیں اور یہاں پر Put up ہیں اور ادھر ان کا ریجنل آفس ہے اور سائٹ کے اوپر انہوں نے اپنی ایک انٹرنیشنل

سٹینڈرڈ کی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جہاں ایک ایک چیز، ہر میٹریل Apply کرنے سے پہلے اس کے Sample کی لیبارٹری میں Testing ہوتی ہے۔ وہ رپورٹس ہمارے پاس پڑی ہوئی ہیں، ان کو میں دکھا دوں گا۔ ہاؤس کو چاہیئے تو ہاؤس کے سامنے بھی لے آؤنگا۔ مسئلہ اس میں Quality of Work کا نہیں ہے، یہ Local politics کا مسئلہ ہے۔ وہ جو کنٹریکٹرز ہیں، شاید وہ کسی اور پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں، کسی اور پارٹی سے یہ مسئلہ ہے، یہاں پر کوئی میٹریل کا مسئلہ نہیں ہے اور بڑے ٹھیک ٹھاک طریقے سے یہ پراجیکٹ جارہا ہے اور Within two years یہ Complete ہونے کو آیا ہے حالانکہ اس سے پہلے ایک ٹھیکیدار تھا، اس سے پہلے جی یہاں پر کنٹریکٹرز تھے، وہ لوکل نہیں تھے، پھر انہوں نے چھوڑ دیا تھا کام، ابدالی برادرز، جے وی ایم رمضان اینڈ کمپنی، تو ابھی لوکل کنٹریکٹرز کو ملا ہے اور اچھے طریقے سے، احسن طریقے سے انہوں نے اپنا کام نبھایا۔ تو This is more a political issue than any other, thank you.

<u>Mr. Acting Speaker</u>: Janab Engineer Javaid Iqbal Tarkai Sahib, please.

<u>Engineer Javaid Iqbal Tarkai:</u> Janab Speaker, honestly it is not a political issue, it is a problem there, you can send some people there. یو خو دا دہ جی چہ It is specified، یار حسین۔جہانگیرہ روڈ دے جی، پہ دیکبنے نور څہ، What can I write other than Yar Hussain-Jehagira road, it is clear, it is Yar Hussain-Jehangira road. It is not according to the standards, I can prove it, being a civil engineer I know it. Why would I create a political issue here? د سی اینڈ ڈبلیو، میجارتی پہ صوبہ سرحد کبنے Their standard has gone down او زۀ تا تہ جی Tendering procedure باندے هم بیا نہ څم چہ How they sell tenders? نو زۀ وایم چہ Overall quality of the work has gone down. نو د دے تاسو پتہ اولگوئ۔ No, it is not according to the specification. I have done my duty. ما اووئیل چہ دا According to the specification نہ دے جی۔ گورئ کال دوہ کالہ پس بہ دا روڈ مات وی جی او دا صرف یار حسین جہانگیرہ روڈ نہ دے Many other roads are not up to the standard, That's it.

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب ارشد عبداللہ صاحب۔

وزیر قانون: دا ایشورنس زۀ جی دوئ ته په فلور آف دی هاؤس ورکوم چه دوه کاله به دا روډ ولاړ وی، دا څه د ګپ روډ نه دے، ایشین ډیویلپمنټ بینک والا کنسلټنټس ئے مانیټر کوی او لیبارټریز په سائټ ولاړے دی۔ دا څه ګپ نه دے۔ لس کاله نه، انشاء الله شل کاله به دا روډ ولاړ وی And he should rest assure, he should be satisfied, don't worry about it.

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب کی یقین دہانی کافی ہے۔ عطیف صاحب، مسٹر عطیف الرحمان پلیز۔

جناب عطیف الرحمن: جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ دے سره Relevant زما یو سوال هم دے چه زمونږه په یونیورسټی ټاون کمیټئ کښے د یو ډیړه کروړ روپو کار-----

جناب قائم مقام سپیکر: پوائنټ آف آرډر باندے خبرے کوئ؟

جناب عطیف الرحمن: پوائنټ آف آرډر باندے، پوائنټ آف آرډر باندے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نو پوائنټ آف آرډر خو Irrelevant، د رول مطابق څه Irregularity خو نه کیږی۔ دا کال اټنشن ته له پکار دے یا مطلب دا دے چه نور څه څیز باندے چه کوم یو Matter دے-----

جناب عطیف الرحمن: دوئ خو جی، دا جی-----

جناب قائم مقام سپیکر: Go ahead, go ahead، څه وایه۔ چه څه وایے، وایه۔

جناب عطیف الرحمن: سپیکر صاحب، دا په ټی ایم اے کښے زمونږه د یو ډیړه کروړ روپو کار ټینډر شوے وو او په هغه کار کښے په یو سټور کښے ټول کارونه ووچه د هغے ټینډر شوے وو او د هغے ټینډر طریقه کار چه کوم وو، هغه بالکل غلط شوے وو۔ د هغے یعنی Date چه کوم مقررشوے وو د ټهیکے د پاره، په هغه ورځ باندے هغه ټینډرے خدائے شته کهلاؤ نه شوے او د هغے نه بعد په لب جب باندے په تیس او په پینتیس پرسنټ باندے ټی ایم اے ټاؤن تهری هغه کارونه چه کوم وو، خرخ کړل او د هغے مثال ما خان سره راوړے دے۔ دا صحیح سړکونه ئے وران کړی دی، فټ پاتونه ئے وران کړی دی او هم په هغه فټ پات کښے ئے

هغه خبنتے لګولے دی۔ (تالیاں) دا مساله ماد څان سره راوړے ده، دا تاسو لیبارټرئ ته واستوئ که چرے په دیکښے یو ټکے سیمنټ وو۔۔۔۔ (تالیاں)

آوازیں: شیم، شیم۔

جناب عطیف الرحمن: دا زمونږ د حلقے سره Related کارونه دی، مهربانی اوکړئ تاسو په دیکښے یو انکوائری کمیټی جوړه کړئ چه په دیکښے خبره اوکړی، په دے باندے خبره اوشی او زمونږه د حکومت غټ فنډونه په دے طریقے سره ضائع کیږی۔ مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر): سپیکر صاحب، څنګه چه دوئ خبره اوکړه، عطیف خان خبره اوکړه، پکار دا ده چه دے د دا په ایډجرنمنټ موشن راولی یا په کال اټنشن د راولی، زهٔ به د ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړم چه دا څه شے دے؟ دا خو Abruptly، پا څه Abruptly خبرے اوکړه، د دے جواب خو زهٔ نه شم کولے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Your point is correct; your point is correct.

جناب عطیف الرحمن: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: عطیف الرحمان صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): دے د صحیح خبره اوکړی، بیا به د هغے جواب هم اوکړو او د دے پته به هم اولګی چه دوئ ولے کړی دی۔ It is not the way to stand up and rude like that, دے د پاره رولز دی، دے د هلته ورکړی، دا کال اټنشن نوټس د ورکړی، د دے جواب به مونږ ورکړو۔ چه غلط چا کړے وی، مونږ به ئے په دے هاؤس کښے پهانسی کړو، دا څه خبره ده۔

جناب عطیف الرحمن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دے بشیر صاحب چه څنګه اوفرمائیل، صحیح طریقه هم دغه ده۔ کال اټنشن راوله، بل څه تا سره قانون شته دے، دے کتاب کښے هر څه ئے لیکلی دی خو دا لږ کنټل غواړی کنه۔ لږ تاسو دے ته یوه ګهنټه ټائم ورکوئ، د شپے یوه ګهنټه ټائم ورکوئ۔

جناب عطیف الرحمن: ورکوؤ، سر۔

Mr. Acting Speaker: Now we will take the next "Call Attention Notice". Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 189. Muhammad Zahir Shah, please.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔"اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر بات کی اجازت دی جائے کہ وزیر برائے ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے ضلع شانگلہ میں بے انتہا ٹرانسفرز کئے ہیں جس میں ای ڈی اوز، ڈی اوز، اے ڈی اوز اور اساتذہ شامل ہیں جس سے ایک طرف ضلع کا پورا تعلیمی نظام درہم برہم ہوا ہے، وہاں دوسری طرف ایک سیاسی پارٹی کے ناتجربہ کار، کم تعلیم یافتہ اور کم گریڈ کے لوگوں کو اہم پوسٹوں پر تعینات کر کے پورے نظام کو مفلوج کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پورا تعلیمی نظام متاثر ہوا ہے اور لوگوں، خصوصاً ملازمین میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور ایک حساس اور شورش زدہ علاقے میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے جمہوری سسٹم خطرے میں پڑ گیا ہے"۔

جناب سپیکر صاحب، دا حکومت چہ برسراقتدار راغلے دے او دا وزیر تعلیم، چہ دۂ لہ ئے د تعلیم محکمہ ورکڑے دہ (تالیاں) پہ ظاھرہ خو دا یو نوجوان او تعلیم یافتہ ھلک معلومیږی (قہقہے/تالیاں) خو درحقیقت پہ دے وزیر تعلیم صاحب کښے چہ کوم تعصب، کومہ تنگ نظری۔۔۔۔۔

آوازیں: شیم، شیم۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: او کوم انتقامی سیاست دۂ شروع کڑے دے سپیکر صاحب، زۂ ترے ډیر زیات تنگ شوے یم۔ زمونږہ ټول افسران دۂ بدل کړل۔ استاذان کلہ یو ځائے نہ اخلی، بل ځائے تہ ئے وولی۔۔۔۔۔

آواز: شیم۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: د بل ځائے نہ اخلی، بل ځائے تہ ئے وولی۔ زۂ نہ جی دا ټول ھاؤس، د دے ھاؤس جذباتو تہ اوگورہ، د دے ھاؤس احساسات اوگورہ، ھر ممبر بلکہ د ټریژری ممبران ھم ترے ناراض دی جی۔ زۂ ستاسو پہ وساطت سرہ دا خبرہ کومہ چہ آخر زمونږ د شانگلے خلقو څہ گناہ کڑے دے؟ ولے دے ھغہ افسران بدلوی؟ ولے ھغہ چہ کوم د کار خلق وو، ھغہ دۂ لرے کړل۔۔۔۔

آواز: تا له ئے ووټ درکړے دے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: یره ما له خو ئے ووټ نه دے راکړے خو د دهٔ پارټۍ له به ئے ووټ نه وی ورکړے، ما ته پته نشته دے خو چه دے ولے داسے کار کوی؟ هغه زما د علاقے نه ئے کارکنان راوستی دی او دلته ئے کښینولی دی۔ چه څه وی، د هغوی په مرضئ ئے کوی۔ اپوائنټمنټس د هغوی په مرضئ کوی جی۔ ما مخکښے په هاؤس کښے ستاسو په Knowledge کښے دا خبره راوستے وه چه هلته کښے باقاعده اپوائنټمنټس اوشو، دهٔ په ټیلیفون باندے هغه کینسل کړل نو زهٔ دا وایم دلته کښے سپیکر پکښے رولنګ ورکړو چه دا بحال کړه، اونه شو۔ دا چیف منسټر آرډر اوکړو چه دا بحال کړه، اونه شو، بیا پکښے زهٔ استحقاق کمیټئ ته لاړم، استحقاق کمیټئ هم دا فیصله اوکړله چه دا د بحال شی جی، لیکن دهٔ په هغے عملدرآمد اونکړو او بیا هائیکورټ دا فیصله اوکړله، آرډر ئے اوکړو نو هغه سړے خو بحال شو د هائیکورټ په آرډر باندے خو دهٔ ترے دا خپل هغه بدل واغستو چه خپل د هغه کوم ځائے وو، هغه ئے پریښودو او لرے په بله علاقه کښے، په الپورئ کښے ئے د هغه اپوائنټمنټ اوکړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صابر شاہ صاحب، پلیز۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: اختر نعیم زمونږه اے ډی او د پی اینډ ډی، هغه ئے هم بدل کړے دے او د هغه په ځائے ئے یو ناتجربه کاره، د کم ګریډ سړے ئے اغستے دے او خدائے حاضر دے بداخلاقه هم دے جی۔ هغه بله-----

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ورځ-----

جناب قائم مقام سپیکر: ټهیک شوه کنه، بس ختمه شوه۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سر، زما خبره واورئ جی۔ یو بد اخلاقه سړے دے، هغه بله ورځ ای ډی او ورته اولیکل چه تهٔ دا کار مه کوه او هغه ډی سی او ته اولیکل چه دا سړے د کار نه دے۔ دهٔ هغوی ته هم کنځل اوکړل حالانکه دا ای ډی او دهٔ راوستے دے جی۔ دا ما سره د بائیس سکولونو لسټ دے جی، په دے سکولونو

کښې ټینډرے شوے دی، دا باؤنډری والز دی، د اوبو Facilities دی، د دے ټولو Payment شوے دے جی او کار هلته کښې نشته دے جی-----

ایک آواز: شیم۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: بالکل جی، باؤنډری والونه دی، د اوبو اسټیمیټس دی چه حکومت په دے باندے کروړونه روپۍ خرچ کوی نو دا هغه دے ای ډی او لګولے دے، چه کوم دیانت دار سړے دے، هغه ئے لرے کړے دے۔ اخترنعیم ئے لرے کړے دے، هغه بل سړے ئے راوستے دے، د هغه ورور ټهیکیدار وو جی نو هغه اولګیدو دا ټول څیزونه ئے دغسے بغیر د دغه نه ځان ته یعنی ګورنمنټ ته حواله کړل۔ آخر دا سکولونه به اوس څه کوی؟ دا بغیر د اوبو نه، پیسے خو اوخوړے شوے، ټهیکیدار اوخوړے۔ اوس به دا باونډری وال څوک جوړوی، د اوبو Facility به څوک کوی، دا لیټرینونه به اوس څوک Provide کوی جی؟ نو ما خو دلته کښې چیف منسټر ته هم بار بار سوال اوکړو چه دغه نوجوان له د ټورازم محکمه ورکړئ چه دے هر وخت سیلونه کوی او ګرځی او د تعلیم محکمه یو سنجیده سړی ته ورکړئ۔ (تالیاں) دا تعلیم هغه له ورکړئ جی چه هغه د تعلیم په کار باندے پوهیږی۔ نور هم بے قاعدګیانے کوی دے-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دا غیر پارلیمانی الفاظ دی، دا غیر پارلیمانی الفاظ دی، دا دے نه شی استعمالولے۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ښه جی، زما که غیر پارلیمانی-----

وزیر اطلاعات: دا الفاظ دے ترے حذف شی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: ښه جی، زما چه کوم غیر پارلیمانی الفاظ وی، هغه زهٔ واپس اخلم، هغه لرے کړه د ریکارډ نه خو زړه مے سوے دے جی، زهٔ څه چل اوکړم؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نیچے بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: خدائے د پاره دا------

Mr. Acting Speaker: Relevant matters, Mr. Sher Shah Sahib.

جناب شیر شاہ خان: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، زمونږه ظاهر شاه دلته چه کومه خبره پورته کړه، نن دا د دے ټول هاؤس د زړه آواز دے۔ (تالیاں) زما آنریبل منسټر صاحب چه دے نو د هغه رویه د دے ټول ایوان سره، نن دا ټول ایوان ناست دے، په داسے بدسلوکئ دهٔ چه پرون دغه شرما سره هم کړے دے او دا فائل ماسره پروت دے۔ (تالیاں) د درے میاشتو نه زما یو سکول کښې هیډ ماسټر نشته او دا فائل په دهٔ پسے زهٔ ګرځومه او ما ته ئے راغورځوی او دا دے زمونږ وزیر صاحب ناست دے، که زهٔ دلته د یو یو ممبر نوم اخلمه، انور خان ناست دے، هسے پخپله به خبره اوکړی د دهٔ د رویے، لکه مونږ د ایوان ممبران یو، کار د هم نه کوی خو رویه د کم از کم د دے ایوان سره ټهیک ساتی۔ (تالیاں) زما صرف او صرف دا ګزارش وو چه کم از کم د دے ایوان د خلقو سره د خپله رویه ټهیک کړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب انور خان، انور خان۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه ملګرو ټوله خبره اوکړه جی، مونږ دلته راغو جی، هر سړی خپله یو صوبائی حلقه ګټلے ده او که مونږ سیاست کوؤ، مونږه د علاقے د خدمت د پاره زمونږ۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Excuse me, excuse me. بابک صاحب! ستا سیکرټری شته دے، ستا سیکرټری راغلے دے یا ستا بل Responsible سړے شته دے څوک؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ډائریکټر دے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډائریکټر شته دے؟ اوګورئ ګیلرئ کښے ډائریکټر، سیکرټری، څوک دے؟ عارفین صاحب شته دے، ټهیک شوه۔ Go ahead please, go ahead.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ نن په مالاکنډ ډویژن کښے د دهشتګردئ حوالے سره یا دهشتګردی کوم حد ته چه رسیدلے ده، د دے Main وجه چه کومه ده هغه غربت او جهالت دے۔ غربت خو جی زمونږه خپل ملک غریب دے لیکن د جهالت خو زمونږ سکولونه شته دے، زمونږ

ادارے شته، زمونږ مکمل انفراسټرکچر شته لیکن په هغه سلسله کښے ، د تعلیم په سلسله کښے مونږ خپلو حلقو باندے پوهیږو۔ زۀ هلته کښے د ضلعے ، د ډسټرکټ پریزیډنټ یمه، که مونږه بابک صاحب له راځو او هغه ته خپل عرض ایږدو او درخواست ورته کوؤ جی، عدنان وزیر به دلته چرته ناست وی، دے زما ګواه دے ، ایډیشنل سیکرټری ناست دے ، هغه ګواه دے جی، مونږه دۀ ته دفتر ته ورځو جی، زۀ ټهیک ټهاک په دے فلور باندے دا عرض کومه چه دے زمونږ بے عزتی کوی۔ یو منسټر صاحب ته یا یو کس ته هم دا حق حاصل نه دے چه هغه زمونږ په خپل دفتر کښے یا زمونږ Insult اوکړی یا مونږ ته کنځلے اوکړی یا مونږ ته ردے بدے اووائی۔ بالکل ما خو دے ملګرو ته وئیل چه زۀ به احتجاجاً واک آوټ کومه چه یو سړی ته بالکل دا حق نه دے چه هغه مونږ ته ردے بدے اووائی او مونږ په فلور باندے دا راولو که فرض کړه سړے زمونږ بے عزتی کوی، سبا به مونږه هم هغه ته ردے بدے اووایو۔ ما چیف منسټر صاحب ته هم دا درخواست کړے دے ، زۀ ټولو ته دا درخواست کومه جی چه مونږ ورځو، که کار کیږی یا نه کیږی، هغه په خپل ځائے لیکن چا ته دا حق حاصل نه دے چه هغه زمونږه Insult اوکړی او زمونږ بے عزتی اوکړی جی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u> (سینئیر وزیر): جناب سپیکر صاحب، دا دوئ ته پکار دی چه په کال اټنشن راولی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھہ</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: سردار صاحب! ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر متعدد اراکین وزیر تعلیم کے خلاف احتجاج ریکارڈ کروانے کیلئے کھڑے ہو گئے)

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: صبح مجھے ایک طالب علم نے گورنمنٹ ہائی سکول سوڑیزئی بالا سے ٹیلیفون کیا، سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں، وہ نوٹ کر لیں کہ چھ مہینے سے اور پھر چھٹیوں کے بعد ہمارا سائنس ٹیچر نہیں آرہا ہے، ایس ای ٹی سائنس ٹیچر اور اس کے بارے میں میں نے دو دفعہ ڈائریکٹر کو لیٹر لکھا ہے اپنے سیکرٹریٹ سے، میں اب فلور سردار حسین بابک کو دے رہا ہوں کہ آپ کو جواب دے دیں۔

(شور)

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زما یقین دا دے------

(شور)

Mr. Acting Speaker: I say sit down please. I say sit down. I have given the flour to the honourable Minister. Please, after his statement, no…….

(شور)

(اراکین اسمبلی کا احتجاج جاری)

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، که مونږ ته اجازت نه ملاویږی نو بیا مونږ واک آؤټ کوؤ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ډیره زیاته مهربانی، سپیکر صاحب۔ زما یقین دا دے چه زۀ به هم وایم One by one، ظاهر شاه صاحب چه کومه مسئله راپورته کړے وه-----

جناب فضل اللہ: د دوئ جواب مونږ نه اورو۔

(اس مرحلہ پر متعدد اراکین اسمبلی نے علامتی واک آؤٹ کیا)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: پکار داده، پرون هم ما دے هاؤس کښے دا خبره کړے وه، دلته یو عجیبه Trend جوړ شوے دے او ما ته دا محسوسیږی په خپل ډیپارټمنټ کښے چه مونږ پخپله، زۀ بذات خود د یو سیاسی ورکر په حیثیت باندے او د دے هاؤس د یو غړی په حیث باندے او بیا دا ډیر لوے معزز ایوان دے، ما پرون هم دا خبره کړے وه چه ښه به دا وی چه زمونږ ظاهر شاه صاحب چه زما مشر دے، اول خو دا چه کوم الفاظ په دے آنریبل فورم باندے استعمالیږی، زۀ د هغے مذمت کومه او بله دا چه دا فورم ډیر سنجیده فورم دے، دا خبره چه دوئ کوی چه په ډیپارټمنټ کښے ټرانسفرز کیږی نو په ډیپارټمنټ کښے به ټرانسفرز ولے نه کیږی، آیا دا ډیپارټمنټ مجاز نه دے، آیا دے ډیپارټمنټ ته اختیار نشته؟ ما پرون هم دا خبره کړے وه چه خبره به دا وی چه کومه ناانصافی کیږی، کوم Nepotism کیږی، که رشوت کیږی نو خبره Specify کړئ او پرون مونږ دا خبره کړے وه چه په ډاګه په دے فورم باندے اودریږئ سوال کوئ او په دے فورم باندے به تاسو ته جواب ملاویږی، خو دا خبره چه زما ملګری ئے بدل کړل، زما د ملګرو نه څه مطلب؟ دا لفظونه استعمالول چه زمونږ ملګری ئے بدل

کړل او خپل ملګری ئے راوستل، دا یوه خبره د واضح وی، ما ډیر په خاموشئ سره سپیکر صاحب، د ټولو معززو ممبرانو صاحبانو خبرے اوریدلے، زما به خواست دا وی چه زما موقف ډیر په تحمل سره واورئ۔ دا څنګه الفاظ دی چه زما ملګری بدلیږی؟ دا ټول سرکاری ملازمان دی، چه د چا Tenure برابریږی، چا ته په ډیپارټمنټ باندے اعتراض وی، څوک د ډیپارټمنټ خوښ نه وی، Criteria wise ډیپارټمنټ مجاز دے، ډیپارټمنټ ته دا حق دے چه هغه ټرانسفر اوکړی۔ ظاهر شاه صاحب پکښے دا خبره کړے ده چه جمهوریت ته خطره ده، زۀ ورله تسلی ورکوم، انشاء الله چه په دے ملک کښے اوس د آمرانو ملا مونږ ماته کړے ده (تالیاں) او چه باقیات ئے پاتے دی، چه باقیات ئے یکه دوکه پاتے دی، په دے صوبه کښے هم باقیات شته د هغه آمرانو، انشاء الله تسلی د ظاهر شاه صاحب ساتی چه هغوی له به هم ملا ماتوؤ، که خیر وی۔ زما آنریبل شیر شاه خان چه کوم پوائنټ اوچت کړے دے سپیکر صاحب، تاسو پخپله سوچ اوکړئ چه یو ټرانسفر وی، پرون ما له شیر شاه خان د یو پرنسپل ټرانسفر راکړو، ما ورله دے ځائے کښے لیکل اوکړل۔ آیا زۀ مجاز یم چه زۀ به دا آرډر کومه که دا به اول ایس او ته ځی او بیا به سیکرټری ته ځی، هغه به ئے ټرانسفر کوی؟ پرون چه هم ظاهر شاه صاحب راغے، ما ورته دا خبره اوکړه چه دیکښے هیڅ مسئله نشته، Vacant post دے خو کم از کم دغه ایس او له به ځی، هغه به په سمری Put up کوی، سیکرټری له به راځی۔ بیا به پکښے ورځ دوه خا مخا لګی، دغه خبره شوے ده او که په دے فورم باندے یو دومره د غلط بیانئ نه کار اغستے شی او زما بعض ملګری چه د هغه غریبو ذاتی کارونه نه کیږی، هغوی به ډسکونه ډبوی۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی واک آوٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آ گئے)

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: او د هغوی دا خیال وی چه زۀ به اویریږم، زۀ ویریږم نه، زۀ د بابا فخر افغان، باچا خان سپاهی یمه۔ دے فورم ته هم جواب ده یمه، دے ټولے صوبے ته هم جواب ده یمه۔ چه کوم کار کومه، د انصاف د تقاضو مطابق ئے کوم۔ چه کوم کار کومه، د دے صوبے په مفادو کښے ئے کوم۔ چه کوم کار کوم، د لاء او د ریګولیشنز مطابق ئے کوم۔ داسے هیڅ خبره نشته چه دلته یو

سړے ما ته خبره کوی چه زما کار اوکړه، ناجائزه کار اوکړه۔ زما ډائریکټر ته به وائی، زما سیکرټری ته به وائی او هغه به هغه کار نه کوی، بیا هغه دا حق نه لری چه دے د د وزارت نه استعفیٰ ورکړی۔ که په دے باندے خوک مری او که خوک چوی، انشاء الله، انشاء الله زهٔ به هغه کار کوم چه د دے صوبے په مفادو کښے وی۔ دا خو هیڅ خبره نه ده چه دلته به یو سړے راپاخی سیکرټری صاحب، سپیکر صاحب، زما تجویز دے چه مونږ ته د ټریننګ ضرورت دے۔ د ټریننګ ضرورت دے چه یو کلرک بهرتی کیږی، هغه له مونږ ټریننګ ورکوؤ۔ چه استاذ بهرتی کیږی، هغه له مونږ ټریننګ ورکوؤ۔ چه یو ډاکټر بهرتی کیږی، هغه له مونږ ټریننګ ورکوؤ او مونږ ټول ممبران جوړیږو، زمونږ ټریننګ نشته۔ مونږ ته دا پته نشته چه ایس ای ټی ټیچر به بهرتی کیږی څنګه، مونږ ته دا پته نشته چه کلاس فور به بهرتی کیږی څنګه؟ مونږ ته دا پته نشته لهذا سپیکر صاحب، زما خواست دے چه مونږ له ټریننګ راکړئ او چه مونږ له ټریننګ راکړئ نو په دے ټولو خبرو باندے به مونږ ټول پوهه شو۔ زما یقین دا دے چه 80% دا مسئلے چه نن تاسو وینئ، دا به نه وی۔ مهربانی۔

(شور)

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر صاحب، زهٔ یو سوال کوم د دوئ نه۔

Mr. Acting Speaker: I would like to refer to rule 52-B of the Business Rules. آپ اس کو پڑھ لیں پھر آپ مجھے دے دیں، اس کو پڑھ لیں، 52 کو۔ ہاں، ظاہر شاہ آپ کا حق ہے، اس سے پوچھ سکتے ہیں سوالیکن آپ 52-B پڑھ لیں، آپ کیا سوال کرتے ہیں اس پر؟ مسٹر ظاہر شاہ، پلیز۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: صاحب! ما یوه خبره کوله، هغه جواب د بلے خبرے کوی۔ زهٔ وایم چه دلته کښے یو خو دهٔ د غلط بیانئ نه کار اغستے دے چه زما ملګری، ما دا نه دی وئیلی چه زما ملګری، ما وئیلی دی چه زما د ضلعے د شانګلے افسران استاذان دے بدلوی۔ بله دا خبره دهٔ اوکړه چه زهٔ د باچا خان سپاهی یمه نو د باچا خان سپاهی خو دے خو د باچا خان په اصولو خو دے عمل نه کوی۔ هغه خو

انتقامی سیاست نہ کولو، هغه خو د عدم تشدد پرچار کولو۔ (تالیاں) دویمه خبره دا ده جی-----

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کے علم کیلئے میں پڑھوں گا، میں آپ کے علم کیلئے-----

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا چه دوئ کال اټنشن راوستے وے نو ډیره به ښه وه خو-----

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر صاحب! آپ تشریف رکھیئے۔ بشیر صاحب! آپ تشریف رکھیئے۔ According to rule 52B, what it says? د Behalf کښنے زهٔ ستا د پاره وایمه چه دے باندے ځان پوهه کړے۔ "There shall be no debate on such statement at the time it is made but each Member in whose name the item stands in the list of business may, with the permission of the Speaker, ask a question:" تو آپ ایک کوسچن ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ اگر کوئی Ambiguity ہے۔ اگر انہوں نے آپ کو کہا کہ میں نے ٹرانسفر کیا ہے اور آپ اگر ان سے یہ پوچھ لیں کہ آپ نے یہ ٹرانسفر غلط کیا ہے، اس قانون کے خلاف ہے۔ یہ نہیں کہ آپ، مطلب پھر وہی دوسری طرف جا رہے ہیں۔

لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) آرڈیننس، 2007 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Acting Speaker: Come to item No. 8: Now I request the honourable Minister for Local Government, NWFP, to please lay on the table of the House, the NWFP Local Government (Amendment) Ordinance, 2007. Honourable Minister, please.

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر): ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ زهٔ دا NWFP Local Government(Amendment) Ordinance, 2007 هاؤس ته پیش کوم جی۔

Mr. Acting Speaker: It stands laid.

مسودہ قانون

Mr. Acting Speaker: Now item No.9: The honourable Minister for Social welfare, Women Development and Special Education, NWFP, to please introduce before the House, the NWFP Establishment of a Commission on the Status of Women Bill, 2009. The honourable Minister for Social Welfare, please.

Ms. Sitara Ayaz (Minister for Social Welfare): I wish to introduce the NWFP Establishment of a Commission on the Status of Women Bill, 2009 in this august House.

Mr. Acting Speaker: It stands introduced. Now item No. 10-------

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order Sir.

متعلق پالیسی اصولوں کے مشاہدات اور عملدرآمد بارے رپورٹ برائے سال 2008 کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: The honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, NWFP, to please present before the House the 'Report on Observance and Implementation of the Principles of Policy in relation to the Affair of the North West Frontier Province, 2008'. Honourable Minister, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you Sir, I wish to present the report on the Observance and Implementation of the Principles of Policy in relation to the affairs of the North West Frontier Province for the Year 2008. Thank you.

Mr. Acting Speaker: It stands presented. Now the sitting is adjourned till 10:00 a.m of the Monday`s morning. Inshallah we will meet again on Monday. Thank you very much. You people are invited to have a cup of tea with us, thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 5 اکتوبر 2009، بروز پیر صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)